تنظیم المدارس، کنز المدارس بورڈ کے نصاب کے عین مطابق

سوالاً وجواباً

خلاصہ

منیفۃ النظر

شرح نخبۃ الفکر

تالیف

حضرت علامہ مولانا

ابو عمران محمد ذیشان رشید عطاری مدنی

والضحیٰ پبلی کیشنز

0300-7259263

Scanned with CamScanner

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
مصنف کا تعارف	9
اصول حدیث کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت	9
نخبۃ الفکر اور اسکی شرح نزہۃ النظر لکھنے کی وجہ	10
اس فن کی سب پہلی کتاب	10
حدیث کی لغوی واصطلاحی تعریف	10
خبر اور حدیث میں نسبت	11
سند اور متن کی تعریف	11
ابتداء پہنچنے والی احادیث کی اقسام	11
خبر متواتر کا بیان	12
علم نظری اور ضروری	13
خبر مشہور کی اقسام	14
خبر عزیز کی تعریف	15
کیا حدیث کے صحیح ہونے کیلئے اس کا عزیز ہونا شرط ہے	15
خبر محتف بالقرائن کی اقسام	17
حدیث غریب کی اقسام، مع تعریفات	18
"فرد" اور "غریب" میں فرق	18
خبر مقبول کی اقسام	19
صحیح لذاتہ کی تعریف اور قیودات کے فوائد	19
حدیث صحیح لذاتہ کے مراتب	20

Scanned with CamScanner

صحیح بخاری کی صحیح مسلم پر ترجیح کے دلائل	21
صحیح لغیرہ کی تعریف مع علت	23
امام ترمذی کے قول "ھذا حدیث حسن صحیح" کا مطلب	24
امام ترمذی کے مختلف حدیث پر حکم لگانے کے مختلف انداز بیان	24
حدیث محفوظ، شاذ، معروف اور منکر کا بیان	25
متابعت کی تعریف اور اسکی اقسام	26
جامع، مسند اور اجزاء کی وضاحت	27
نسخ، ناسخ اور منسوخ کی تعریفات	30
ناسخ اور منسوخ کے پہچان کے طریقے	30
سقط واضح کے اعتبار سے حدیث کی اقسام	32
خبر معلق کی تعریف اور اسکی چار صورتیں	32
خبر معضل کی تعریف	33
خبر مرسل کی تعریف	33
تابعی کی حدیث مرسل کا حکم	34
تدلیس	35
اسباب طعن میں سے ہر ایک وضاحت	37
خبر موضوع کا بیان	38
خبر مدرج الاسناد کی تعریف اور اقسام	42
مدرج المتن کی تعریف اور متن میں اضافے کی صورتیں اور حدیث میں اضافے کی پہچان	42
روایت بالمعنی کا حکم	45

Scanned with CamScanner

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا روایت بالمعنی کے بارے میں موقف	46
راوی کے مجہول ہونے کی صورتیں	47
خبر مبہم کی تعریف، حکم اور مبہم راوی کی پہچان کا طریقہ	47
تعدیل مبہم کی تعریف مع الحکم	48
مجہول العین اور مجہول الحال کی تعریفات مع الحکم	48
بدعت کی اقسام مع الحکم	49
سوء حفظ کی اقسام	50
حدیث مختلط کی تعریف اور حکم	51
حدیث مرفوع کی تعریف مع الاقسام	52
صیغ محتملہ کا بیان	53
طاعۃ اللہ ورسولہ اور معصیۃ اللہ ورسولہ ان الفاظ کا حکم	55
صحابی، تابعی اور مخضرمین کا بیان	56
مسند کا بیان	60
سند عالی کے اعتبار سے خبر کی اقسام	63
علو نسبی کی اقسام مع تعریفات	65
باعتبار روایت خبر کی اقسام	66
سابق ولاحق کی تعریف	68
مبہم اور مہمل راوی میں فرق	69
حدیث کو بیان کرنے کیلئے استعمال ہونے والے الفاظ	71
مشافہہ اور مکاتبہ کا بیان	76
مناولہ کا بیان	76

Scanned with CamScanner

78	
	وجادہ کا بیان
79	وصیت بالکتاب کی تعریف اور حکم
79	اعلام کی تعریف اور حکم
80	اجازت عامہ کی صورت اور اس کا حکم
80	اجازت مجہول کیا ہے، مع الحکم
80	اجازت معدوم کیا ہے، مع الحکم
81	اشتباہ کے اعتبار سے روات کی اقسام
83	تشابہہ رواۃ کی تعریف
83	طبقات کا بیان
86	مراتب جرح اور مراتب تعدیل کتنے ہیں انکی مختصر وضاحت کریں
88	جرح وتعدیل کس کی قبول کی جائے اور کس کی نہیں
89	جرح مبہم اور جرح مفسر اور تعدیل مبہم اور تعدیل مفسر
90	اسم، کنیت اور لقب کا بیان
90	اس فن کے طالب کیلئے چند ضروری چیزیں
94	کافر اور فاسق کے طلب حدیث کا حکم
95	سماع حدیث اور اسماع حدیث کا طریقہ

نوٹ: خوف طوالت کی وجہ سے مختصر فہرست بنائی ہے، جو ابحاث بڑی تھیں، تو فہرست میں صرف عنوان دیا گیا مثلا "متواتر کا بیان" تو متواتو کی پوری بحث اس کے تحت کتاب میں مل جائیگی، مگر فہرست میں اس کو شامل نہیں کیا، وعلی ھذا القیاس، کوئی فہرست دیکھ کر یہ نہ سمجھے کہ اس کتاب میں صرف وہی ہے جو فہرست میں ہے، بلکہ کوشش کی گئی کوئی بات رہ نہ جائے۔

Scanned with CamScanner

مصنف کا تعارف

سوال نمبر 1:۔ نخبۃ الفکر کے مصنف کا تعارف لکھیں؟

جواب:۔ نام: احمد بن علی

ولادت اور جائے ولادت: 23 شعبان 773 ہجری کو مصر میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت: آپ بہت ذہین تھے، 9 برس کی عمر میں حفظ قرآن کر لیا، آپ نے علم حدیث کے حصول کیلئے شام، حجاز، یمن، مکہ وغیرہ کا سفر کیا اور بہت بڑے محدث بن گئے، آپ فرماتے تھے میں نے پندرہ ایسے علوم حاصل کئے ہیں کہ میرے ہمعصر علماء ان کے نام تک کو نہیں جانتے۔

تصانیف: آپکی تصانیف و تالیف 150 سے زیادہ ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں، فتح الباری، تقریب، الاصابۃ، تعلیق التعلیق، دیوان الشعر وغیرہ۔

یوم وفات: 28 ذو الحج 852 ہجری ہفتہ کی رات مصر میں ہوئی۔

اصول حدیث کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت

سوال نمبر 2:۔ اصول حدیث کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت لکھیں؟

جواب:۔ تعریف: وہ علم ہے جس کے ذریعے سند اور متن کے احوال کو قبول اور رد کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔

موضوع: سند اور متن اس حیثیت سے کہ کونسا متن یا سند قابل قبول ہے اور کونسا نہیں۔

Scanned with CamScanner

غرض وغایت: غرض یہ ہے کہ مقبول اور غیر مقبول میں فرق کیا جائے۔

سوال نمبر 3:۔ نخبۃ الفکر اور اسکی شرح نزہۃ النظر لکھنے کی وجہ قلمبند کریں؟

جواب:۔ پہلی وجہ: اس سے پہلے اس فن میں جو کتابیں لکھی گئیں وہ مکمل فائدہ مند نہیں تھیں، اسلئے انہوں نے ایسی کتاب لکھنے کا عزم کیا جو مکمل فائدہ مند ہو۔

دوسری وجہ: مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ مخلص دوستوں کی خواہش ظاہر تھی کہ آپ مقدمہ ابن صلاح کی وضاحت میں کوئی کتاب لکھیں تو انہوں نے "نخبۃ الفکر" کتاب لکھی، پھر دوبارہ، انکی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ اسکی شرح لکھیں جو نخبۃ الفکر کے مشکل مقامات کو آسان کر دے، اسکی مزید وضاحت ہو جائے، تو انہوں نے اس کی شرح لکھی۔

سوال نمبر 4:۔ اس فن کی سب پہلی کتاب اور اسکے مصنف کا نام کیا ہے؟

جواب:۔ اصول حدیث کی سب پہلی کتاب کا نام "المحدث الفاضل" اور اسکے مصنف کا نام "قاضی ابو محمد رامہرمزی" ہے۔

حدیث کی لغوی واصطلاحی تعریف

سوال نمبر 5:۔ حدیث کی لغوی اور اصطلاحی تعریف قلمبند کریں؟

جواب:۔ لغوی معنی: جدید، نئی چیز

اصطلاحی تعریف: وہ قول، فعل، تقریر اور صفت جس کی سرکار علیہ السلام کی طرف نسبت کی گئی ہو۔

Scanned with CamScanner

خبر اور حدیث میں نسبت

سوال نمبر6:۔ خبر اور حدیث میں کونسی نسبت ہے؟

جواب:۔ تین قول ہیں: (1) جمہور کے نزدیک نسبت تساوی ہے، (2) بعض کے نزدیک نسبت تباین ہے، (3) بعض کے نزدیک عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

سوال نمبر7:۔ مصنف نے حدیث کی بجائے خبر کا لفظ کیوں استعمال کیا؟

بعض کے نزدیک لفظ خبر، خبر اور حدیث دونوں کو شامل ہے جبکہ حدیث خاص ہے، یہ خبر کو شامل نہیں ہے، خبر کا لفظ اسلئے استعمال کیا تا کہ یہ حدیث اور خبر دونوں کو شامل ہو۔

سوال نمبر8:۔ سند اور متن کی تعریف تحریر کریں؛

جواب:۔ سند: متن حدیث کے طریقے کو بیان کرنا۔

متن: جس پر اسناد ختم ہو۔

ابتداء پہنچنے والی احادیث کی اقسام

سوال نمبر9:۔ ابتداء جو احادیث ہم تک پہنچیں، انکی اقسام، مع وجہ حصر لکھیں؟

جواب:۔ چار قسمیں ہیں: خبر متواتر، خبر مشہور، خبر عزیز، خبر غریب۔

وجہ حصر: خبر کی ابتداء دو حالتیں ہیں کہ یا تو اس کے طرق کثیرہ بلا حصر عدد ہوں گے یا حصر عدد کیساتھ ہونگے، پہلی صورت میں خبر متواتر ہوگی، اگر دوسری

صورت ہو تو پھر تین حالتیں ہیں کہ یا تو اس کے طرق دو سے زیادہ ہونگے تو یہ خبر مشہور ہو گی، یا صرف دو طرق ہونگے تو خبر عزیز، یا صرف ایک ہی طرق ہو گا تو خبر غریب کہلائے گی۔

خبر متواتر کا بیان

سوال نمبر10:۔ خبر متواتر کی کتنی اور کون کونسی شرائط ہیں؟

جواب:۔ جمہور علماء کے نزدیک خبر متواتر کی پانچ شرطیں ہیں: (1) جس کی اسناد کثیر ہوں، (2) ہر ہر طبقے میں راویوں کی تعداد اس قدر ہو کہ انکا جھوٹ پر اتفاق کر لینا یا اتفاقا ان سے جھوٹ سرزد ہونا محال ہو، (3) یہ کثرت ابتداء سے انتہاء تک برابر ہو، (4) خبر کا تعلق حس سے ہو، محض عقل سے نہ ہو، (5) وہ خبر علم یقینی کا فائدہ دے۔

سوال نمبر11:۔ خبر متواتر کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ اوپر مذکور پانچ شرطیں پائی جائینگی تو اسکو خبر متواتر کہیں گے۔

سوال نمبر12:۔ حدیث متواتر کے راویوں کی تعداد میں اختلاف آئمہ لکھیں؟

جواب:۔ اس میں مختلف اقوال ہیں: بعض نے کہا 4 راوی ہوں، بعض نے 5، بعض نے 7، بعض نے 12 بعض نے 40 بعض نے 70 کا قول کیا، لیکن صحیح مذہب پر حدیث متواتر کے راویوں کی کوئی تعداد متعین نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 13:۔ حدیث متواتر میں کسی جگہ راوی کم یا زیادہ ہو جائیں تو کیا وہ متواتر رہے گی؟

جواب:۔ بالکل متواتر رہے گی، یہ جو کہا ابتداء سے انتہاء تک راوی برابر ہوں اس کا یہ مطلب ہے اتنے کم نہ ہوں کہ انکا جھوٹ پر اتفاق ممکن ہو جائے، زیادہ جتنے ہو جائیں سونے پہ سہاگہ۔

سوال نمبر 14:۔ خبر متوتر علم ضروری کا فائدہ دیتی ہے یا نظری کا مع اختلاف واضح کریں؟

جواب:۔ جمہور کے نزدیک علم ضروری یقینی کا فائدہ دیتی ہے، جبکہ **بعض معتزلہ** کے نزدیک علم نظری کا فائدہ دیتی ہے۔

سوال نمبر 15:۔ علم نظری اور ضروری میں فرق بیان کریں؟

جواب:۔ دو فرق ہیں: (1) علم ضروری بغیر استدلال کے علم کا فائدہ دیتی ہے جبکہ علم نظری استدلال کے ساتھ علم کا فائدہ دیتی ہے۔

(2) علم ضروری ہر سامع کو حاصل ہو جاتا ہے جبکہ **علم نظری** اس کو حاصل ہوتا جو استدلال کی اہلیت رکھتا ہو۔

سوال نمبر 16:۔ خبر متواتر کی شرائط کو متن میں بیان کیوں نہیں کیا؟

جواب:۔ خبر متواتر کی شرائط کا بیان علم اصول حدیث کی مباحث سے نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 17:۔ حدیث متواتر کے وجود خارجی پر ابن صلاح کا مؤقف اور اس کا رد لکھیں؟

جواب:۔ ابن صلاح کا مؤقف: ابن صلاح نے کہا کہ خبر متواتر صرف ایک حدیث ہے، وہ یہ ہے "من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار" اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں ہے جس کو متواتر کہا جاسکے۔

ابن صلاح کے مؤقف کا رد: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنہوں کہا کہ حدیث متواتر کا وجود نہیں ہے یہ کثرت طرق، احوال رجال اور انکی صفات پر اطلاع کی کمی کی وجہ سے ہوا، ورنہ کثیر تعداد میں احادیث متواترہ موجود ہیں۔

سوال نمبر 18:۔ حدیث متواتر کے وجود پر دلیل قلمبند کریں؟

جواب:۔ احادیث کی کتب مشہورہ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ کے مصنفین کسی حدیث کو ذکر کرنے پر متفق ہوں اور سب نے اپنی کتب میں اپنی اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا تو ایسی حدیث متواتر ہوگی، کیونکہ اس حدیث کے طرق کثیر ہوئے اور ان مصنفین کا جھوٹ پر متفق ہونا یا ان سے جھوٹ کا صادر ہونا عادت محال قرار دیتی ہے تو اس سے علم یقین کا فائدہ حاصل ہوگا، اس قسم کی احادیث کتب مشہورہ (بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ) میں کثیر ہیں۔

خبر مشہور کا بیان

سوال نمبر 19:۔ خبر مشہور کی اقسام مع تعریفات لکھیں؟

Scanned with CamScanner

واب:۔ خبر مشہور کی دو قسمیں ہیں: (1) مشہور اصطلاحی: جس کے ہر طبقے میں
ین یا تین سے زائد راوی ہوں، بشرطیکہ حد تواتر کو نہ پہنچے۔
2) مشہور عرفی: جو لوگوں کی زبان پر مشہور ہو خواہ اس کی ایک سند ہو یا زائد یا
یک بھی نہ ہو۔

وال نمبر 20:۔ مشہور عرفی اور مستفیض کے درمیان کونسی نسبت ہے؟

واب:۔ عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

ال نمبر 21:۔ حدیث متواتر اور مشہور میں نسبت بیان کریں؟

اب:۔ ان میں بھی عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے، یعنی ہر خبر متواتر، خبر
ہور ہے، مگر اس کا عکس نہیں۔

خبر عزیز کا بیان

ال نمبر 22:۔ خبر عزیز کی تعریف لکھیں؟

ب:۔ خبر عزیز وہ ہے کہ جس کے ہر ایک طبقے میں اسکے راوی کم از کم دو ہوں۔

**ل نمبر 23:۔ کیا حدیث کے صحیح ہونے کیلئے اس کا عزیز ہونا شرط ہے، اختلاف
، لکھیں؟**

ب:۔ جمہور کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے بلکہ حدیث غریب بھی خبر صحیح
ق ہے۔ ابو علی جبائی معتزلی کے نزدیک صحیح ہونے کیلئے عزیز ہونا شرط ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر24:۔ کیا امام بخاری کے نزدیک حدیث کے صحیح ہونے کیلئے اس کا عزیز ہونا شرط ہے؟

جواب:۔ امام بخاری کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے۔

سوال نمبر25:۔ قاضی ابو بکر کا دعوی اور اس پر ہونے والے اعتراض اور ان کی طرف سے اس کا جواب لکھیں؟

جواب:۔ قاضی ابو بکر نے شرح بخاری میں دعوی کیا کہ امام بخاری کے نزدیک حدیث کے صحیح ہونے کیلئے خبر کا عزیز ہونا شرط ہے۔

انکے اس دعوی پر اعتراض ہوا کہ بخاری کی پہلی حدیث "الاعمال بالنیات" حدیث غریب ہے اس کے باوجود یہ صحیح ہے، اگر امام بخاری کے نزدیک حدیث کے صحیح ہونے کیلئے عزیز ہونا شرط ہوتا تو وہ اس حدیث کو لے کر نہ آتے اور سب سے پہلے ،لہذا آپ کا دعوی تو دھرا کا دھرا رہ گیا۔ تو قاضی صاحب اپنے دعوے سے پیچھے نہیں ہٹے انہوں اس اعتراض کا جواب دیا کہ اس حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے صحابہ کرام کی موجودگی میں بیان فرمایا، کسی صحابی نے اعتراض نہیں کیا تو ثابت ہوا صحابہ نے اس حدیث کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے لہذا یہ حدیث عزیز یا مشہور ہے ،غریب نہ ہوئی۔

سوال نمبر26:۔ مصنف کی طرف سے قاضی ابو بکر کا رد لکھیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ صحابہ کرام کا حضرت عمر سے اس حدیث کو سن کر خاموش ہو جانے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے حضور علیہ السلام سے اس حدیث کو سنا ہو، اگر مان بھی لیا جائے پھر بھی حضرت عمر سے روایت کرنے والے حضرت علقمہ اکیلے ہیں، پھر ان سے آگے روایت کرنے والے محمد بن ابراہیم اکیلے ہیں ان کا کوئی شریک نہیں لہذا آپکا یہ کہنا یہ حدیث خبر عزیز ہے، درست نہیں کیونکہ اگر یہ عزیز ہوتی تو بقیہ اصحاب میں سے کوئی تو روایت کرتا۔

خبر محتف بالقرائن کا بیان

سوال نمبر 27:۔ خبر محتف بالقرائن کی کتنی اقسام ہیں مع تعریفات لکھیں؟

جواب:۔ اس کی تین اقسام ہیں: 1۔ وہ خبر واحد جسے شیخین نے روایت کیا ہو اور وہ حد تواتر تک نہ پہنچی ہو اور یہ روایت کئی قرائن پر مشتمل ہو گی،

2۔ جس کے طرق متعدد اور متغایر ہوں

3۔ وہ خبر واحد جس کی سند کے ہر مرحلے میں آئمہ حفاظ ہوں اور ان کے ساتھ ساتھ ہر ہر مرحلہ کوئی راوی بھی شریک ہو۔

سوال نمبر 28:۔ محتف بالقرائن کی پہلی قسم میں کونسے قرائن پائے جاتے ہیں؟

جواب:۔ اس میں تین قرائن پائے جاتے ہیں: (1) فن حدیث میں شیخین کی عظمت، (2) صحیح و غیر صحیح کو ممتاز کرنے میں سبقت، (3) شیخین کی کتب (صحیح بخاری و مسلم) کو علماء کا قبول کرنا۔

Scanned with CamScanner

ان تین اقسام سے کونسا علم حاصل ہوتا ہے اور حصول علم کی شرائط بھی لکھیں؟

علم نظری کا حصول ہوتا ہے، مگر اس کیلئے دو شرائط ہیں: 1۔ان احادیث پر علماء نے جرح نہ کی ہو، 2۔ان کا مدلول ایسا تخالف نہ کہ جس میں ترجیح نہ دی گئی ہو۔

سوال نمبر 29:۔ کیا ان تین اقسام سے ہر شخص کو علم حاصل ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ ہر ایک کو حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ جو فن اصول حدیث میں ماہر ہو، اس کو ان احادیث سے علم حاصل ہو گا۔

حدیث غریب کا بیان

سوال نمبر30:۔ حدیث غریب کی اقسام، مع تعریفات تحریر کریں؟

حدیث غریب کی دو قسمیں ہیں:

1۔ فرد مطلق: حدیث جس کی سند کے شروع میں تفرد ہو۔

2۔ فرد نسبی: سند کے درمیان میں تفرد ہو۔

جواب:۔ اس کی دو قسمیں ہیں: (1) فرد مطلق: وہ حدیث جس کی سند کے شروع میں تفرد ہو یعنی صحابی سے صرف ایک تابعی روایت کرے۔ **(2) فرد نسبی:** جس کی سند کے درمیان میں تفرد ہو، یعنی سند کے درمیان میں کوئی اکیلا رہ جائے۔

لفظ "فرد" اور "غریب" اگر فرق ہے تو بیان کریں؟

لغوی اور اصطلاحی اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں، ہاں استعمال کے اعتبار سے

Scanned with CamScanner

فرق ہے، محدثین فرد کا اطلاق فرد مطلق پر اور غریب کا اطلاق فرد نسبی پر کرتے ہیں۔

سوال نمبر 31:۔ خبر واحد کی قبول اور عدم قبول کے اعتبار سے کتنی اقسام ہیں؟

جواب:۔ دو قسمیں ہیں: (1) خبر مقبول (2) خبر مردود

سوال نمبر 32:۔ خبر مقبول کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب:۔ چار اقسام ہیں:

(1) صحیح لذاتہ (2) صحیح لغیرہ (3) حسن لذاتہ (4) حسن لغیرہ۔

صحیح لذاتہ کا بیان

سوال نمبر 33:۔ صحیح لذاتہ کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ صحیح لذاتہ: وہ ہے جس کے تمام راوی عادل ہوں، تام الضبط ہوں، سند متصل ہو اور اس سند میں کسی قسم کی علت اور شذوذ نہ ہو۔

سوال نمبر 34:۔ صحیح لذاتہ کی تعریف میں مذکور قیودات کی وضاحت کریں؟

جواب:۔ عدل: ایسا ملکہ ہے جو راوی کو تقوی اور مروت پر قائم رکھے وہ اعمال فسق ،بدعت اور شرک سے بچے۔

Scanned with CamScanner

ضبط: ضبط کی دو قسمیں ہیں: ضبط صدری: راوی روایت کو اس قدر یاد کرلے کہ جب چاہے بغیر کسی جھجک کے بیان کرسکے اور اس کو بیان کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

ضبط کتابی: راوی حدیث کو لکھ لے اور اس کو محفوظ کرلے، تاکہ اس میں کوئی ردو بدل نہ ہو۔

متصل السند: اس حدیث کے راویوں میں سقوط نہ ہو، ہر راوی اپنے شیخ سے روایت کرے۔

غیر معلل: حدیث میں کوئی ایسی پوشیدہ علت نہ ہو جو حدیث کی صحت کو نقصان پہنچائے۔

شاذ: راوی اپنے سے ارجح کی مخالفت نہ کرے۔

سوال نمبر 35:۔ صحیح لذاتہ کی تعریف کے قیودات کے فوائد لکھیں؟

جواب:۔ **خبرالاحاد** یہ بمنزلہ جنس کے ہے یعنی ہر خبر واحد کو شامل ہے، بنقل عدل سے غیر عادل نکل گیا، لذتہ سے صحیح لغیرہ اس تعریف سے نکل گئی۔

سوال نمبر 36:۔ حدیث صحیح لذاتہ کے کتنے مراتب ہیں، ساتھ مراتب بھی بیان کریں؟

جواب:۔ اس کے سات مراتب ہیں:

1۔ وہ حدیث جس پر شیخین نے اتفاق کیا ہو۔

Scanned with CamScanner

2۔ جس کو صرف امام بخاری نے ذکر کیا ہو۔

3۔ جس کو صرف امام مسلم نے ذکر کیا ہو۔

4۔ جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط پر ہو۔

5۔ صرف امام بخاری کی شرط پر ہو۔

6۔ صرف امام مسلم کی شرط پر ہو۔

7۔ وہ حدیث جس پر نہ شیخین کا اتفاق ہو، نہ انکی شرط پر ہو۔

سوال نمبر 37:۔ کسی سند کو اصح الاسانید کہنا کیسا؟

جواب:۔ صحیح مذہب کے مطابق کسی حدیث کو اصح الاسانید نہیں کہہ سکتے۔

سوال نمبر 38:۔ امام بخاری اور مسلم میں اختلاف کی صورت میں کس کی حدیث مقدم ہو گی؟

جواب:۔ امام بخاری کی حدیث مقدم ہو گی۔

صحیح بخاری کی صحیح مسلم پر ترجیح کے دلائل

سوال نمبر 39:۔ صحیح بخاری کی صحیح مسلم پر ترجیح کے دلائل لکھیں؟

جواب:۔ دلیل نمبر 1۔ بخاری کو مسلم پر اتصال سند کے اعتبار سے ترجیح حاصل ہے، وہ اس طرح کہ امام بخاری کے نزدیک شرط ہے راوی کی اپنے شیخ سے ملاقات ثابت ہو، اگرچہ ایک بار ہی ہو، جبکہ امام مسلم کے نزدیک ملاقات ضروری نہیں، صرف راوی اور مروی عنہ کا ہمعصر ہونا کافی ہے۔

Scanned with CamScanner

دلیل 2: عدالت اور ضبط کے لحاظ سے بخاری کو مسلم پر ترجیح حاصل ہے، امام بخاری نے جن سے رایت لی ان میں مجروحین تھے مگر کم تھے جبکہ امام مسلم نے جن سے روایات لیں ان میں مجروحین امام بخاری کی بنسبت زیادہ تھے، دوسری بات یہ ہے کہ امام بخاری نے جن مجروحین سے رایات لیں ان میں سے اکثر امام بخاری کے استاذ تھے، انہوں نے اپنے ساتذہ کو خوب دیکھ بھال کر احادیث کو لیا، جبکہ امام مسلم میں ایسی بات نہیں تھی، جن سے امام مسلم نے روایت لیں ان میں انکے شیوخ کم تھے امام بخاری کی بنسبت۔

دلیل 3: شذوذ اور علت کے اعتبار سے بھی بخاری کو ترجیح ہے، امام بخاری کی احادیث جن پر علماء نے نقد کیا وہ امام مسلم کی منقود احادیث کی بنسبت کم ہیں، جبکہ امام مسلم کی احادیث زیادہ ہیں جن پر علماء نے جرح ونقد کی۔

دلیل 4: علماء کا اتفاق ہے اس بات پر کہ امام بخاری علم میں امام مسلم سے بڑے ہیں اور فن حدیث کو امام مسلم سے زیادہ جاننے والے ہیں، امام مسلم امام بخاری کے شاگرد ہیں لہذا امام بخاری کو تقدم حاصل ہے۔

سوال نمبر:۔ امام بخاری پر امام مسلم کا الزام اور اس کا جواب قلمبند کریں؟

امام مسلم کا الزام: حدیث عنعنۃ امام بخاری کے نزدیک قبول نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس میں عدم سماع کا احتمال ہوتا ہے، ہو سکتا ہے راوی کی اپنے شیخ سے ملاقات ہی نہ ہوئی ہو اس نے ایسے ہی کہہ دیا ہو "عن فلان عن فلان"۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 40:۔ بخاری نے حدیث عنعنہ کو بخاری میں روایت کیا ہے؟

جواب: اگر اسکی ملاقات ثابت ہو جائے تو سماع بھی ثابت ہو گیا ورنہ وہ حدیث مدلس ہو گی اور مدلس حدیث مردود ہے جبکہ یہاں بات غیر مدلس کی چل رہی ہے۔

سوال نمبر 41:۔ کیا ادنیٰ کو قرینے کی وجہ سے اعلی پر تقدیم حاصل ہو سکتی ہے؟

جواب:۔ بالکل ہو سکتی ہے، یہ جو صحیح لذاتہ کے سات مراتب بیان ہوئے ان میں کوئی نیچے درجے کی حدیث قرینے کی وجہ سے قوت والی ہو جائے تو اپنے سے اوپر والی حدیث سے ارجح ہو جائیگی۔

صحیح لغیرہ کی تعریف مع علت

سوال نمبر 42:۔ صحیح لغیرہ کی تعریف مع علت لکھیں؟

جواب:۔ حسن لذاتہ کے طرق کثیر ہو جائیں تو اس کو صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

علت: کثرت طرق کی وجہ سے بنسبت صحیح حدیث کے ضبط کی جو کمی ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے اس لئے حسن کو صحیح لغیرہ کہ دیتے ہیں۔

حسن کا بیان

سوال:۔ حسن لذاتہ کی تعریف مع وجہ تسمیہ لکھیں؟

جواب:۔ وہ حدیث ہے جس کی سند متصل ہو، راوی عادل ہو، نہ شذوذ ہو، نہ علت اور ضبط کم ہو۔

Scanned with CamScanner

وجہ تسمیہ: اپنی ذات کی وجہ سے حسن ہوتی ہے نا کہ امر خارج کی وجہ سے، اس لئے اس کو حسن لذاتہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر 44:۔ امام ترمذی کے قول "ھذا حدیث حسن صحیح" کا کیا مطلب ہے، حالانکہ صحیح اور حسن ضدیں ہیں، ایک حدیث حسن بھی ہو اور صحیح بھی کیسے ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ اس کے تین جواب ہیں:

1۔ پہلا تو آسان سا جواب ہے کثرت استعمال کی وجہ سے ان کے درمیان حرف "او" حذف ہے، مطلب یہ ہو گا یہ حدیث حسن ہے یا صحیح۔

2۔ تردد ہوتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن تو شک کی بناء پر کہ دیتے ہیں "ھذا حدیث حسن صحیح"

3۔ راویوں کے بارے میں شک ہوتا ہے خفیف الضبط ہے یا تام الضبط تو اس طرح کہ دیتے ہیں، مطلب یہ ہوتا ہے ایک راوی کے اعتبار سے یہ حدیث حسن ہے اور دوسرے راوی کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام ترمذی کے مختلف حدیث پر حکم لگانے کے مختلف انداز

سوال نمبر 45:۔ امام ترمذی کے مختلف حدیث پر حکم لگانے کے مختلف انداز بیان قلمبند کریں؟

جواب:۔ امام ترمذی مختلف احادیث پر یوں حکم لگاتے ہیں:

Scanned with CamScanner

هذا حديث حسن، هذا حديث صحيح هذا حديث غريب، هذا حديث حسن صحيح، هذا حديث حسن غريب، هذا حديث صحيح غريب، هذا حديث حسن صحيح غريب۔

حسن اور صحیح میں زیادتی کا اصول

سوال نمبر 46:۔ کیا حسن اور صحیح میں زیادتی کو قبول کیا جائیگا، اسکا اصول تحریر میں لائیں؟

جواب:۔ جمہور علماء کے نزدیک مطلقا زیادتی قبول نہیں کی جائیگی، اس کا اصول یہ ہے کہ زیادتی والی روایت، اپنے مد مقابل روایت جس میں زیادتی نہیں ہوئی اسکے مخالف نہ ہو، اور زیادتی والی حدیث کو قبول کرنے سے بغیر زیادتی والی روایت کو رد کرنا لازم نہ آئے تو زیادتی والی روایت قبول ہو گی ورنہ ان کے درمیان ترجیح کا طریقہ اختیار کیا جائیگا۔

سوال نمبر 47:۔ کیا امام شافعی کے نزدیک مطلقا زیادتی قبول ہے یا نہیں؟

جواب:۔ امام شافعی کے نزدیک مطلقا زیادتی قبول نہیں، بعض شوافع نے مطلقا زیادتی کو قبول کیا ہے، جس پر مصنف نے ان پر تعجب کا اظہار کیا ہے۔

حدیث محفوظ، شاذ، معروف اور منکر کا بیان

سوال نمبر 48:۔ حدیث محفوظ، شاذ، معروف اور منکر کی تعریفات بیان کریں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ **محفوظ اور شاذ:** ثقہ راوی اپنے سے اوثق کی مخالفت کرے وہ اوثق جو ضبط میں اس سے زیادہ ہو یا اوثق کی روایت کے طرق کثیر ہوں یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے اوثق ہو تو مخالفت کرنے والے کی روایت کو شاذ اور اوثق کی روایت کو محفوظ کہیں گے۔

معروف اور منکر: ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرے تو ضعیف کی روایت منکر اور ثقہ کی معروف کہلائیگی۔

سوال نمبر 49:۔ شاذ اور منکر کے درمیان نسبت بیان کریں؟

جواب:۔ عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔

متابعت کی تعریف واقسام

سوال نمبر 50 :۔ متابعت کی تعریف اور اسکی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں قلمبند کریں؟

جواب:۔ فرد نسبی کو موافق مل جائے تو موافق کو متابع اور اس موافقت کو متابعت کہتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں: متابعت تامہ: متفرد راوی کیلئے متابع پایا جائے تو متابعت تامہ ہو گی۔

قاصرہ: اگر مفرد راوی کے شیخ یا اس سے اوپر کیلئے متابع پایا جائے تو اس کو متابعت قاصرہ کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 51:۔ شاہد کی تعریف، مع شاہد اور متابعت میں کیا فرق ہے؟

جواب:۔ شاہد کی تعریف: ایک صحابی کی روایت کا متن دوسرے صحابی کی روایت کے متن کے لفظا اور معنی یا فقط معنی مشابہ ہو۔

شاہد اور متابعت میں فرق: بعض علماء نے یوں فرق کیا اگر دونوں متن لفظا مشابہ ہوں تو متابعت اور اگر فقط معنی مشابہ ہوں تو شاہد کہیں گے۔

لیکن کبھی کبھی ان دونوں میں فرق کئے بغیر انکا ایک دوسرے پر اطلاق کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 52:۔ اعتبار کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ فرد نسبی کیلئے جوامع، مسانید اور اجزاء میں سے متابع تلاش کرنے کو اعتبار کہتے ہیں۔

جامع، مسند اور اجزاء کی وضاحت

جامع: یہ جوامع کی جمع ہے، جامع اس کتاب حدیث کو کہا جاتا ہے جس کتاب میں آٹھ ابواب سے متعلق احادیث ہوں۔

وہ آٹھ ابواب یہ ہیں۔ 1- ابواب العقائد، 2۔ ابواب الاحکام، 3۔ ابواب شراط الساعۃ، 4۔ ابواب الآداب، 5۔ ابواب التفسیر، 6۔ ابواب التاریخ والسیر، 7۔ ابواب الفتن، 8۔ ابواب المناقب،

Scanned with CamScanner

مسند کی تعریف: اس کی جمع مسانید آتی ہے، مسند اس کتاب حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں ہر ہر صحابی کی علیحدہ علیحدہ مرویات جمع ہوں اور صحابہ کرام کی ترتیب خواہ ان کی فضیلت کے اعتبار سے ہو یا سبقت الی الاسلام کے اعتبار سے ہو، یا ان کی حضور سے قربت کے اعتبار سے ہو۔ جیسے مسند امام احمد بن حنبل۔

جزء کی تعریف: اس کی جمع اجزاء آتی ہے، جزء! اس مجموعہ حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں کسی ایک شخصیت کی احادیث جمع ہوں خواہ وہ شخصیت اصحاب کرام میں سے ہو یا ان کے بعد آنے والوں میں سے ہو، یا کسی ایک موضوع کے متعلق احادیث جمع ہوں۔

خبر مقبول کی معمول بہ اور غیر معمول بہ ہونے کے اعتبار اقسام

سوال نمبر 53:۔ خبر مقبول کی معمول بہ اور غیر معمول بہ ہونے کے اعتبار سے کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں، مع تعریفات لکھیں؟

جواب:۔ سات قسام ہیں:

محکم، مختلف الاحادیث، ناسخ، منسوخ، راجح، مرجوح، متوقف فیہ

محکم کی تعریف: جس کے مقابل کوئی حدیث نہ ہو،

مختلف الاحادیث کی تعریف اور مثال اور ان میں تطبیق:

کسی حدیث کے مقابل اس کی ہم پلہ حدیث آجائے اور ان کے درمیان تطبیق ممکن ہو ایسی احادیث کو مختلف الاحادیث کہتے ہیں۔

مثال: جیسے حدیث پاک ہے "لاعدوی ولا طیرۃ" یعنی بیماری متعدی نہیں ہوتی، اس کے مقابلے اور حدیث ہے "فر من المجذوم فرارک من الاسد" یعنی مجذوم سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو، اب یہ دونوں حدیث صحیح ہیں لیکن ایک دوسرے کے متعارض ہیں، ایک میں ہے بیماری متعدی نہیں ہوتی، جبکہ دوسری حدیث میں طاعون زدہ سے بھاگنے کا حکم ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے بیماری متعدی ہوتی ہے تبھی تو مجذوم سے دور بھاگنے کا فرمایا جارہا ہے۔

ابن صلاح کی تطبیق: "لاعدوی" والی حدیث سے مراد ہے کہ طبعا بیماری متعدد نہیں ہوتی، اور دوسری حدیث جس میں مجذوم سے بھاگنے کا حکم ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بیمار سے ملاقات کو اللہ پاک دوسرے کی بیماری کیلئے سبب بنادیتا ہے، اور کبھی نہیں بھی بناتا، کسی اور سبب سے بیماری ہوجاتی ہے۔

مصنف علامہ ابن حجر کی تطبیق: لاعدوی والی حدیث اپنے عموم پر ہے کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی، دوسری حدیث میں مجذوم سے بھاگنے کا حکم اس لئے ہے کہ بیمار سے ملاقات کے بعد کسی کو بقدیر الہی وہی بیماری ہوجائے اور وہ یہ گمان نہ کرلے کہ فلاں کو ملنے کی وجہ سے مجھے یہ مرض ہوا ہے اور وہ اس وجہ سے بیماری کے متعدی ہونے کا اعتقاد دل میں بسالے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر55 :۔ نسخ، ناسخ اور منسوخ کی تعریفات مع امثلہ تحریر میں لائیں؟

نسخ: ایک حکم شرعی کو اٹھادینا دوسری ایسی دلیل شرعی کے وجہ سے جو اس سے مؤخر ہو۔

ناسخ و منسوخ کی تعریف: متعارض حدیثیں اگر انکو جمع نہ کیا جاسکے تو پھر اگر کسی طریقے سے مثلا تاریخ سے ان میں سے ایک کا مقدم ہونا اور دوسری کا مؤخر ہونا معلوم ہو جائے تو مقدم کو منسوخ اور مؤخر کو ناسخ کہیں گے۔

سوال:۔ ناسخ اور منسوخ کی پہچان کے طریقے لکھیں؟

جواب:۔ ناسخ اور منسوخ کے پہچان کے طریقے: اس کی پہچان کے تین طریقے ہیں: (1) ناسخ منسوخ ہونے پر نص وارد ہو جائے، جیسے پہلے زیارت قبور سے منع کیا گیا پھر اور نص یعنی دوسری حدیث میں زیارت قبور کی ترغیب دی گئی تو منع والی منسوخ ہو گئی اور اس کی ناسخ دوسری نص (حدیث) ہے۔

(2) دو متعارض روایتوں میں سے کسی ایک بارے میں کوئی صحابی یقین کے ساتھ کہ دیں کہ یہ روایت مؤخر ہے اور دوسری روایت مقدم ہے تو مؤخر ناسخ اور مقدم منسوخ ہو گی۔

(3) تاریخ سے معلوم ہو جائے کونسی حدیث مقدم ہے اور کونسی مؤخر۔

متاخر الاسلام صحابی کی روایت متقدم الاسلام صحابی کی روایت کے خلاف ہو تو کیا متاخر الاسلام کی روایت ناسخ ہو گی؟

Scanned with CamScanner

ایسا ضروری نہیں ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے متاخر الاسلام صحابی نے کسی ایسے صحابی سے روایت کیا ہو جن کا اسلام متقدم الاسلام صحابی کے برابر یا اس سے بھی قبل ثابت ہو، ہاں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ متاخر الاسلام نے نبی کریم ﷺ سے سنا تو انکی حدیث ناسخ ہو گی بشرطیکہ انہوں نے قبل قبول اسلام حضور علیہ السلام سے کچھ نہ سنا ہو۔

سوال نمبر 56:۔ کیا اجماع امت ناسخ ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ اجماع امت کسی حدیث کیلئے ناسخ نہیں ہو سکتا، البتہ نسخ پر دلالت کرتا ہے۔

سوال نمبر 57:۔ راجح، مرجوح کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ دو متعارض حدیثوں میں سے ایک کو اگر دوسری پر ترجیح دینا ممکن ہو تو جس حدیث کو عمل کیلئے ترجیح دینگے وہ راجح اور دوسری مرجوح کہلائے گی۔

سوال نمبر 58:۔ قرائن مرجحہ کی وضاحت کریں؟

جواب:۔ قرائن مرجحہ دو طرح کے ہیں: کچھ کا تعلق متن حدیث کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے متعارض حدیثوں میں ایک کا متن مثبت ہو اور دوسری کا منفی تو مثبت والی حدیث راجح اور دوسری مرجوح ہو گی،

کچھ کا تعلق سند حدیث کے ساتھ ہوتا ہے، متعارض حدیثوں میں دونوں صحیح ہوں لیکن ایک اصح ہو تو اصح راجح ہو گی اور دوسری مرجوح۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 59:۔ متوقف فیہ کیا ہے؟

جواب:۔ دو متعارض حدیثوں نہ انکو جمع کرنا ممکن ہو، نہ ان میں تقدم و تاخر ہو سکے اور نہ کسی ایک ترجیح دی جا سکے تو توقف اختیار کیا جائیگا اور وہ دونوں حدیثیں متوقف فیہ کہلائینگی۔

سوال نمبر 60:۔ خبر کے مردود ہونے کے اسباب کیا ہیں؟

جواب:۔ دو سبب ہیں: راوی کا ساقط ہونا، یا راوی میں طعن ہونا۔

سقط کی اقسام

سوال نمبر 61:۔ سقط کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب:۔ دو قسمیں ہیں: (1) سقط واضح یعنی جس میں راوی کا ساقط ہونا آسانی سے معلوم ہو جائے، (2) سقط خفی یعنی سقط واضح نہ ہو، ہر شخص اسکو نا سمجھ سکے سوائے اس فن کے ماہر کے۔

سوال نمبر 62:۔ سقط واضح کے اعتبار سے حدیث کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب:۔ چار قسمیں ہیں: (1) خبر معلق، (2) خبر مرسل، (3) خبر معضل، (4) خبر منقطع

خبر معلق اور معضل کا بیان

سوال نمبر 63:۔ خبر معلق کی تعریف لکھیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ وہ حدیث ہے جس کا ابتدائی حصہ مصنف کتاب حدیث نے قصداً حذف کر دیا ہو خواہ ایک راوی حذف کیا ہو یا زیادہ۔

سوال نمبر 64:۔ خبر معلق کی چار صورتیں لکھیں؟

1 **جواب:۔۔** مصنف جمیع سند حذف کر دے اور کہے قال رسول اللہ

2۔ تمام سند کو حذف کر دے سوائے صحابی کے

3۔ جمیع سند حذف کر دے سوائے صحابی اور تابعی کے

4۔ راوی کو جس نے حدیث بیان کی اس کا نام حذف کر کے اس کے شیخ کا نام ذکر کر دے۔

سوال نمبر 65:۔ خبر معضل کی تعریف قلمبند کریں؟

جواب:۔ وہ حدیث ہے جس کے شروع یا درمیان سے دو یا دو سے زائد راوی مسلسل حذف ہو گئے ہوں، خواہ مصنف نے تصرف کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

سوال نمبر 66:۔ خبر معلق اور معضل کے درمیان نسبت لکھیں؟

جواب:۔ عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔

خبر مرسل کا بیان

سوال نمبر 67:۔ خبر مرسل کی تعریف تحریر کریں؟

جواب:۔ تابعی کے بعد سند کا آخری حصہ حذف ہو، یعنی کوئی تابعی براہ راست سرکار علیہ السلام سے روایت کرے درمیان میں صحابی کا ذکر نہ کرے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 68:۔ خبر مرسل سے حذف ہونے والی راوی صحابی ہوتے ہیں اور تمام صحابہ عادل ہیں، جبکہ مرسل حدیث مردود کی قسم ہے، اس کو مردود کی قسم کیوں بنایا؟

جواب:۔ خبر مرسل میں محذوف راوی مجہول الحال ہوتا ہے، ہو سکتا ہے محذوف راوی صحابی ہوں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ محذوف راوی تابعی ہو پھر احتمال ہے کہ تابعی ثقہ ہے یا ضعیف اگر ضعیف ہو تو حدیث مرسل مردود ہو گی، اور اگر محذوف راوی تابعی ثقہ ہو تو ہو سکتا ہے اس نے کسی اور تابعی سے روایت لی ہو، پھر وہی احتمال کہ وہ اگلا تابعی ثقہ ہے یا ضعیف تو یہ سلسلہ لا متناہی چلتا رہے گا، اس احتمال کی وجہ سے مردود میں شامل کیا۔

تابعی کی حدیث مرسل کا حکم

سوال نمبر 69:۔ کیا تابعی کی حدیث مرسل قبول ہے؟

جواب:۔ اس میں اختلاف ہے:

عند الاحناف جو تابعی ہمیشہ ثقہ راویوں کے نام حذف کرتا ہو اس کی روایت معتبر ہے، جبکہ اس کے برعکس جو غیر ثقہ کے نام حذف کرتا ہو اس کی روایت معتبر نہیں ہو گی جب تک تحقیق سے ثقہ راوی کے حذف ہونے کا علم نہ ہو جائے۔

جمہور محدثین: کے نزدیک جو ثقہ کو حذف کرتا ہے اس کی روایت میں توقف کیا جائیگا۔

Scanned with CamScanner

امام شافعی: کے نزدیک اگر وہ روایت کسی اور سند سے مروی ہو جو سند اس تابعی کی سند کے مخالف ہو تو اس تابعی کی روایت قبول ہو گی۔

سوال نمبر70:۔ خبر منقطع کیا ہے؟

جواب:۔ منقطع: جس کی سند کے درمیان سے صرف ایک راوی حذف ہو یا چند راوی حذف ہوں مگر مسلسل نہ ہوں۔

تدلیس کا بیان

سوال نمبر71:۔ سقط خفی کے اعتبار سے خبر کی اقسام مع تعریف تحریر کریں؟

جواب:۔ سقط خفی کے اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں ہیں: مدلس، مرسل خفی

مدلس کی تعریف: راوی روایت کرتے ہوئے اپنے شیخ کا نام حذف کرے شیخ کے شیخ کا نام اس طرح ذکر کرے کہ اس کے شیخ کے نام کا حذف ہونا معلوم نہ ہو، یہ محسوس ہو کہ اس نے شیخ الشیخ سے سنا ہے۔

مرسل خفی کی تعریف: راوی اپنے شیخ کو حذف کر کے ایسے ہمعصر شیخ کا نام ذکر کرے جس سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی۔

سوال نمبر72:۔ اگر مدلس لفظ صراحت مثلاً "سمعت" کہے تو کیا یہ بھی تدلیس ہو گی؟

جواب:۔ نہیں یہ تدلیس نہیں بلکہ صریح جھوٹ ہو گا جس سے راوی کی عدالت ساقط ہو جائیگی۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 73:۔ خبر مدلس کا حکم بیان کریں؟

جواب:۔ اگر تدلیس کرنے والا ثقہ ہو اور سماع کی تصریح بھی ہو تو اس کی روایت قبول کی جائیگی۔

سوال نمبر 74:۔ خبر مدلس اور مرسل خفی میں فرق واضح کریں؟

جواب:۔ مدلس میں اس کی طرف روایت منسوب ہوتی ہے جس سے ملاقات تو ہوتی ہے لیکن سماع کی صراحت نہیں ہوتی، جبکہ مرسل خفی میں ایسے کی طرف روایت منسوب ہوتی ہے جس سے صرف معاصرت ہوتی ہے، ملاقات نہیں ہوتی۔

سوال نمبر 75:۔ کیا تدلیس میں ملاقات ضروری ہے؟

جواب:۔ جی تدلیس کیلئے صرف معاصرت کافی نہیں بلکہ ملاقات بھی ضروری ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو وہ حضرات جنہوں نے حضور علیہ السلام کا زمانہ پایا لیکن ملاقات نہیں ہوئی انکی روایات مدلس ہونی چاہیے حالانکہ ایسا نہیں لہذا ملاقات بھی ضروری ہے، امام شافعی اور ابو بکر بزاز بھی اسی کے قائل ہیں۔

سوال نمبر 76:۔ عدم ملاقات کی معرفت کیسے ہوگی؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔اس کے دو طریقے ہیں: 1۔راوی خود بیان کردے کہ فلاں مروی عنہ سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔

2۔کوئی ماہر عالم عدم ملاقات کی تصریح کردے۔

سوال نمبر:۔ کسی روایت میں کوئی راوی زائد ہو تو کیا اس پر تدلیس کا حکم لگے گا؟

جواب:۔ایسی روایت پر تدلیس کا حکم نہیں لگا سکتے۔

اسباب طعن

سوال نمبر 77:۔اسباب طعن کتنے ہیں،ان میں سے ہر ایک کی وضاحت قلمبند کریں؟

جواب:۔اسباب طعن دس ہیں :ان میں سے پانچ کا تعلق راوی کی عدالت سے ہے اور پانچ کا تعلق راوی کے ضبط سے ہے، جن کا تعلق راوی کی عدالت سے ہے۔

وہ یہ ہیں:(1)کذب،(2)تہمت کذب،(3)فسق،(4)جہالت،(5)بدعت

ہر ایک مختصر وضاحت:

کذب:راوی کا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جان بوجھ کر کوئی جھوٹی بات یا جھوٹا عمل منسوب کرنا یہ اسباب طعن سب سے سخت ہے ایسے راوی کی حدیث کو موضوع کہیں گے۔

تہمت کذب:راوی قصداً کوئی بات حضور علیہ السلام کی طرف منسوب نہ کرے مگر کچھ قرائن کی بناء پر کذب فی حدیث الرسول کی بد گمانی ہوتی ہو۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 78:۔ تہمت کذب کس طرح ہو سکتی ہے؟

جواب:۔ یہ تہمت دو طرح سے ہو سکتی ہے، (1) راوی ایسی حدیث بیان کرے جو قواعد شرعیہ کے خلاف ہو، (2) راوی کا عام بول چال میں جھوٹا ہونا ثابت ہو اگرچہ حدیث میں جھوٹ ثابت نہ ہو، یہ طعن پہلے والے سے کم قبیح ہے۔

فحش غلط: جس راوی کی غلطیاں اس کی درستگیوں سے زیادہ ہوں۔

کثرت غفلت: حدیث کو پختہ یاد کرنے سے غفلت کرتا ہو۔

فسق: جو راوی کسی قولی یا فعلی گناہ کا مرتکب ہو۔

وہم راوی: راوی کو وہم ہونا روایت کرنے میں جس کی وجہ سے سند میں تغیر و تبدل کر دے۔

مخالفت ثقات: ثقہ راویوں کے خلاف روایت کرنا۔

جہالت راوی: راوی کا مجہول الحال ہونا کہ اس کے ثقہ و غیر ثقہ ہونے کا پتا نہ چلے۔

بدعت راوی: راوی ایسی چیز کا اعتقاد رکھے جو حضور علیہ السلام سے معروف و مشہور طریقے سے ثابت چیز کے مخالف ہو۔

خبر موضوع کا بیان

سوال نمبر 79:۔ خبر موضوع کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ راوی کاذب ہو تو اسکی روایت کو موضوع کہیں گے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 80:۔ کیا ہر شخص خبر کے صدق اور کذب ہونے کی معرفت کر سکتا ہے؟

جواب:۔ ہر شخص راوی کے کذب کی پہچان نہیں کر سکتا اس فن کے ماہر علماء اس کا پتا لگا سکتے ہیں۔

سوال نمبر 81:۔ کیا وضع کا حکم بطریق یقین ہوتا ہے؟

جواب:۔ حدیث کے موضوع ہونے کا حکم بطریق ظن ہوتا ہے، کیونکہ کبھی کبھی بڑا جھوٹا بھی سچ بول دیتا ہے۔

سوال نمبر 82 :۔ واضع وضع کا اقرار کرے تو کیا حدیث کا موضوع ہونا قطعی ہو گا، اور اس کے بارے میں ابن دقیق کے قول کی مراد واضح کریں؟

جواب:۔ وضع کی پہچان تو واضع کے اقرار سے ہوتی ہے لیکن ابن دقیق کہتے ہیں اگرچہ واضع وضع کا اقرار کرے پھر بھی قطعی طور پر اس حدیث کو موضوع نہیں کہیں گے، بعض لوگوں نے اس سے سمجھا کہ واضع کا قول بالکل نہیں مانے گے اور اس کی حدیث کو قطعی طور پر موضوع نہیں کہیں گے۔

ابن دقیق کے قول کی وضاحت:

مصنف فرماتے ہیں ابن دقیق کی مراد یہ ہے کہ ظن غالب کے طور پر اس کو موضوع کہیں گے نا کہ قطعی، یہ مراد نہیں ہے کہ **اس کو موضوع ہی نہ کہیں۔**

سوال نمبر 83:۔ وضع کی علامات لکھیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ 1راوی کی حالت سے علم ہو جاتا ہے حدیث کے موضوع ہونے کا۔
2۔حدیث نص شرعی یا حدیث متواتر کے مخالف ہو کہ اس میں تاویل کی گنجائش ہی نہ ہو۔

سوال نمبر84:۔وضع حدیث کی صورتیں لکھیں؟

جواب:۔چار صورتیں ہیں:

1۔راوی اپنی طرف سے خبر گھڑتا ہے پھر اس کو حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔

2۔راوی کسی اور کی بات کو سند متصل سے ذکر کر کے حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کرتا ہے۔

2۔ کبھی اس طرح معرفت ہوتی ہے کہ اس زائد کلام کا حضور علیہ السلام سے صادر ہونا محال ہوتا ہے، جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کلام زائد ہے۔

3۔واضع اسرائیلی روایات کو حدیث کی صورت میں سند متصل سے روایت کر دیتا ہے۔

4۔ کبھی ضعیف السند کو صحیح سند کے ساتھ بیان کر دیتا ہے، اس کا متن صحیح ہوتا مگر سند گھڑی ہوتی ہے، تو ایسی حدیث باعتبار سند موضوع اور باعتبار متن صحیح ہو گی۔

سوال نمبر85:۔وضع کے اسباب قلمبند کریں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ پانچ ہیں: 1۔بے دینی،(2) جہالت،(3) تعصب،(4) حکماء کی خوشامد کر کے مال حاصل کرنا،(5) شہرت کا حصول۔

سوال نمبر86:۔ وضع حدیث اور موضوع حدیث کو آگے روایت کرنے کا حکم لکھیں؟ جواب:۔ تمام علماء متفق ہیں کہ وضع حدیث ناجائز و حرام ہے، باقی رہا موضوع حدیث کو آگے روایت کرنا تو اگر حدیث کا موضوع ہونا بتا کر روایت کیا تاکہ لوگوں کو علم ہو اور وہ حدیث موضوع سے بچیں تو جائز ہے، ورنہ بغیر بتائے روایت کر دینا ناجائز و حرام ہے۔

سوال نمبر87:۔ خبر متروک اور منکر کی تعریفات لکھیں؟

جواب:۔ متروک: متہم بالکذب راوی سے مروی ہو وہ خبر متروک ہے۔

منکر: ایسے راوی سے مروی ہو جس میں غلطیاں کثیر ہوں، یا اس میں غفلت ہو یا اس سے فسق کا ظہور ہو۔

سوال نمبر88:۔ خبر معلل کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ وہ خبر جس میں راوی نے وہم کی وجہ سے تغیر کر دیا ہو اور اس وہمی تغیر کا قرائن اور اس خبر کی تمام سندیں اکھٹیں کرنے کی وجہ سے علم ہو گیا ہو۔

سوال نمبر89:۔ خبر معلل کی معرفت کس کو ہو سکتی ہے؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ خبر معلل کی معرفت : دقیق مسئلہ ہے اسکی معرفت ماہر متبحر علماء کو ہو سکتی ہے، اسلئے اس میں بہت کم علماء نے کلام کیا ہے جن میں علی بن مدینی، احمد بن حنبل، امام بخاری اور دار قطنی وغیرہ شامل ہیں۔

خبر مدرج الاسناد

سوال نمبر 90:۔ خبر مدرج الاسناد کی تعریف اور اقسام لکھیں؟

جواب:۔ خبر مدرج تعریف: جس میں سیاق سند بدل جانے کی وجہ سے ثقہ کی مخالفت ہو جائے۔

اس کی چار اقسام ہیں:

(1) متعدد اساتذہ سے مختلف اسانید کے ساتھ ایک حدیث کو سنا، جب بیان کیا تو ہر ایک استاذ کی الگ سند بیان نہ کی بلکہ تمام اسانید کو ایک سند میں جمع کر دے۔

(2) پہلی قسم: راوی ایک جماعت سے مختلف اسانید سے روایت سنے اور آگے تمام اسناد کو ایک سند میں بیان کر دے، تمام اسناد کو الگ الگ بیان نہ کرے۔

(3) دو مختلف حدیثیں جو کہ دو مختلف سندوں سے ہوں، ان کو ایک سند کے ساتھ بیان کر دینا۔

(4) شیخ نے کچھ حدیث کا حصہ ایک سند سے بیان کیا، کچھ دوسری سند سے جبکہ راوی نے ایک ہی سند سے تمام بیان کر دیا۔

سوال نمبر 91:۔ مدرج المتن کی تعریف اور متن میں اضافے کی صورتیں لکھیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ **مدرج المتن کی تعریف:** متن میں کلام کا اضافہ ہو جائے ، بایں صورت کہ متن اور کلام زائد میں فرق نہ رہے۔

متن میں اضافے کی صورتیں: کبھی یہ اضافہ متن حدیث کے شروع میں ہوتا ہے،(2) کبھی درمیان میں ہوتا ہے(3) کبھی یہ اضافہ متن حدیث کے آخر میں ہوتا ہے۔

سوال نمبر92:۔ حدیث میں اضافے کی پہچان کی علامات لکھیں؟

1جواب:۔۔ دوسری روایت سے علم ہو جاتا ہے،

2۔راوی کا اضافے کی صراحت کرنا

3۔ حدیث کا ایسے کلام پر مشتمل ہونا جس کا حضور علیہ السلام سے صادر ہونا محال ہو۔

سوال نمبر93:۔ حدیث مقلوب کی تعریف کریں؟

جواب:۔ وہ حدیث جس کے راویوں کے ناموں میں یا متن حدیث میں تقدیم وتاخیر ہوگئی ہو۔

سوال نمبر94:۔ "متصل الاسانید" اور اس کی شرط تحریر میں لائیں؟

جواب:۔ **متصل الاسانید کی تعریف:** وہ حدیث جس کی سند متصل میں راوی نے وہم کی وجہ سے کسی واسطے کا اضافہ کر دیا ہو۔

Scanned with CamScanner

شرط: محل اضافہ میں سماع کی تصریح ہو ورنہ وہ یہ کہا جائیگا پہلے والی منقطع تھی اور یہ اضافہ والی متصل ہے۔

سوال نمبر95:۔ خبر مضطرب کیا ہے؟

وہ حدیث ہے جس کے متن یا سند کے تغیر کی وجہ سے ثقہ راویوں میں ایسا اختلاف پیدا ہو گیا ہو کہ ان دو مختلف روایتوں کو بیان کرنا ممکن نہ ہو۔

سوال نمبر96:۔ خبر مضطرب میں کہاں تغیر ہوتا ہے؟

جواب:۔ اکثر سند میں ہوتا ہے، متن میں بہت کم ہوتا ہے، اس لئے متن میں تغیر ہو تو محدثین اضطراب کا حکم بہت کم لگاتے ہیں۔

سوال نمبر97:۔ متن پر اضطراب کا حکم کم کیوں لگتا ہے؟

جواب:۔ متن میں اضطراب بہت کم ہوتا ہے، اس لئے متن میں تغیر ہو تو محدثین اضطراب کا حکم بہت کم لگاتے ہیں۔

سوال نمبر98:۔ خبر میں تغیر و تبدل کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب:۔ کبھی سامنے والے کے امتحان کیلئے ایسا کیا جاتا ہے،

سوال نمبر99:۔ اگر تغیر غرض فاسد یا بھول کر ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر کسی غرض فاسد کی وجہ سے کیا گیا تو وہ روایت موضوع میں شمار ہو گی، اگر بھول کر تغیر ہو جائے تو روایت مقلوب یا، معلل ہو گی۔

سوال نمبر100:۔ خبر مصحف اور محرف کی تعریف لکھیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ جس میں سند اور متن تو باقی رہے مگر ایک آدھ لفظ تبدیل ہو جانے سے ثقہ کی مخالفت لازم آئے تو خبر محرف ہے اور اگر یہ تبدیلی نقطوں کے اعتبار سے ہو تو خبر مصحف کہلائیگی۔

سوال نمبر 101:۔ کیا متن حدیث میں تغیر اور اختصار جائز ہے؟

جواب:۔ جمہور علماء کے نزدیک غیر عالم کیلئے جائز نہیں ہے، بعض علماء کے نزدیک مطلقا نا جائز ہے اور بعض کے نزدیک جائز ہے۔

روایت بالمعنی کا حکم

سوال نمبر 102:۔ کیا روایت بالمعنی جائز ہے اس میں اختلاف آئمہ قلمبند کریں؟

جواب:۔ اس میں مختلف اقوال ہیں: بعض علماء کے نزدیک جائز ہے۔

بعض کے نزدیک مفردات میں جائز ہے مرکبات میں جائز نہیں۔

بعض کے نزدیک جس کو الفاظ حدیث یاد ہوں اس کیلئے جائز ہے

بعض کے نزدیک جس کو الفاظ حدیث بھول گئے ہو، لیکن اس کے معانی اس کے ذہن میں ہوں تو ایسے شخص کیلئے اس حدیث سے حکم مستنبط کرنے کیلئے روایت بالمعنی جائز ہے، بخلاف جس کو الفاظ حدیث یاد ہوں اس کو جائز نہیں۔

سوال نمبر 103:۔ روایت بالمعنی اولی ہے یا روایت بالالفاظ؟

جواب:۔ روایت بالالفاظ بغیر تغیر و تبدل کے بیان کرنا اولی ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 104:۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا روایت بالمعنی کے بارے میں مؤقف لکھیں؟

جواب:۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں روایت بالمعنی کے دروازے کو بند کرنا چاہئے تا کہ وہ شخص جس کو عربی کا علم نہیں وہ اس کی جرءت نہ کرے۔

سوال نمبر 105:۔ حدیث میں ایسے الفاظ ہوں جن کا معنی مخفی ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب:۔ حدیث کا معنی مخفی ہونے کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ قلیل الاستعمال ہو، تو اس صورت میں ان کتب کی طرف رجوع کرنا چاہئے جو کتب قلیل الاستعمال اور غریب الفاظ کی توضیح کیلئے لکھی گئے ہیں۔

سوال نمبر 106:۔ قلیل الاستعمال الفاظ کی توضیح پر لکھی گئی چند کتب کے نام لکھیں؟

جواب:۔ ابو عبید ہروی کی کتاب "کتاب الغریبین"

علامہ زمخشری کی کتاب "الفائق"

جلال الدین سیوطی کی کتابِ "الدر التاثیر فی تلخیص النہایہ ابن اثیر"

سوال:۔ حدیث میں ایسے کثیر الاستعمال الفاظ آجائیں جن کا مدلول پوشیدہ ہو تو کیا حکم ہے؟

ایسی صورت میں بھی ان کتب کی طرف رجوع کرنا چاہئے جو اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 107:۔ راوی کے مجہول ہونے کی صورتیں لکھیں؟

جواب:۔ راوی کی ذات پر دلالت کرنے والی چیزیں زیادہ ہوں، جیسے کنیت، نام، لقب، نسب، اور پیشہ وغیرہ تو وہ کسی ایک چیز مثلا نام کی وجہ سے مشہور ہو باقی چیزیں صفت، لقب وغیرہ سے غیر مشہور ہو، اگر کسی نے اس کا ذکر غیر مشہور چیز سے کیا تو وہ مجہول رہیگا، اس موضوع پر بھی کتب لکھی گئیں ہیں، جیسے خطیب بغدادی کی کتاب "الموضوح لاوہام" اور علامہ عبد الغنی کی کتاب "ایضاح الاشکال" ہے۔

2۔ دوسری صورت یہ ہے کہ راوی قلیل الحدیث ہو اور اس کی روایات حاصل کرنے کا سلسلہ بھی بہت کم ہو، تو اس سے حدیث کو کم لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ مجہول ہو جاتا ہے۔

خبر مبہم کا بیان

سوال نمبر 108:۔ خبر مبہم کی تعریف، حکم اور مبہم راوی کی پہچان کا طریقہ لکھیں؟

جواب:۔ <u>تعریف:</u> خبر مبہم وہ روایت ہے جس میں راوی اپنے مروی عنہ کو اختصار کی وجہ سے حذف کر دے۔

<u>حکم:</u> جب تک اس مبہم راوی کا علم نہ ہو اس وقت تک خبر مبہم قبول نہیں کی جائیگی۔

Scanned with CamScanner

پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اس راویت کی اس سندس کے علاوہ کسی دوسری سند میں اس مبہم راوی کا نام مذکور ہو تو اس سے مبہم اسم کا پتہ چل جاتا ہے۔

تعدیل مبہم

سوال نمبر 109:۔ تعدیل مبہم کیا ہے مع الحکم لکھیں؟

جواب:۔ راوی اپنے مروی عنہ کا نام ذکر نہ کرے بلکہ اس کے کسی ایسے وصف کو ذکر کردے، جو صفت اس کی عدالت یا ثقاہت کو بیان کرے۔

تعدیل مبہم کا حکم: صحیح قول کے مطابق ایسے کی روایت قبول نہ ہو گی۔

مجہول العین اور مجہول الحال

سوال نمبر 110:۔ مجہول العین اور مجہول الحال کی تعریفات مع الحکم لکھیں؟

جواب:۔ مجہول العین: وہ قلیل الحدیث راوی ہے جس کا نام لے کر صرف ایک ہی راوی نے روایت کی ہو،

حکم: مقبول نہیں، اگر کسی امام نے اس حدیث کی توثیق کر دی تو پھر مجہول العین قبول ہو گی۔

مجہول الحال: وہ قلیل الحدیث راوی جس سے نام لے کر ایک سے زائد راویوں نے روایت کی ہو مگر کسی اامام نے اس کی توثیق نہ کی ہو۔

سوال نمبر 111:۔ مجہول الحال کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب:۔ اس کا دوسرا نام مستور ہے۔

Scanned with CamScanner

مجہول الحال کا حکم: جمہور محدثین کے نزدیک مجہول الحال کی روایت موقوف رہے گی جب تک راوی کا حال معلوم نہ ہو جائے، اگر راوی کا عادل ہونا محقق ہو جائے تو قبول کر لیں گے۔

بدعت کا بیان

سوال نمبر 112:۔ بدعت کی اقسام مع الحکم تحریر کریں؟

جواب:۔ بدعت کی دو قسمیں ہیں: (1) مستلزم کفر (2) مستلزم فسق

مستلزم کفر: راوی ایسی چیز کا اعتقاد رکھے جو کفر ہو۔

مستلزم کفر کا حکم: جمہور کے نزدیک ایسے کی روایت قبول نہ ہوگی۔

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں تحقیقی بات لکھتے ہیں کہ اس کی روایت کو مطلقا رد نہیں کیا جائیگا، کیونکہ ہر فریق اپنے مد مقابل فریق کو بدعتی سمجھتا ہے، اور کبھی مبالغہ کرتے ہوئے کفر کا فتوی بھی لگا دیتا ہے، لہذا جو بدعتی کسی امر متوتر کا انکار کرے اس کی روایت قبول نہیں ہوگی اور جو ایسا نہ ہو اس کی روایت قبول ہوگی۔

مستلزم فسق: جو فسق کا اعتقاد رکھے۔

حکم: مستلزم فسق بدعتی کی روایت کے قبول کرنے میں چند اقوال ہیں۔

بعض کے نزدیک مطلقا قبول کیا جائیگا،

Scanned with CamScanner

بعض کے نزدیک اس کی روایت کو قبول کیا جائیگا بشرطیکہ جھوٹ کو حلال نہ سمجھتا ہو۔

بعض کے نزدیک اپنی بدعت کی طرف دعوت نہ دیتا ہو تو اس کی روایت قبول ہو گی۔

سوال نمبر 113:۔ جس بدعتی کی روایت سے اس کی بدعت کو تقویت ملے اس کی روایت کا حکم اور ابن حبان کا قول لکھیں؟

جواب:۔ ابن حبان کے نزدیک ایسے کی روایت قبول ہے، جبکہ مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مذہب مختار کے مطابق اس کی روایت قبول کی جائیگی بشرطیکہ اس کی روایت اس کی بدعت کیلئے مؤید نہ ہو۔

سوال نمبر 114:۔ سوء حفظ کیا ہے، اس کی اقسام مع الحکم لکھیں؟

سوء حفظ: راوی روایت کرنے میں غلطیاں زیادہ کرے اور درست روایت کم کرے۔

سوء حفظ کی اقسام: دو قسمیں ہیں: 1۔ سوء حفظ لازم 2۔ سوء حفظ طاری

سوء حفظ لازم: وہ حافظے کی خرابی جو ہر حال میں رہے۔

سوء حفظ طاری: جو بڑھاپے کی وجہ سے ہو، یا کتابیں جل گئی ہوں، یا اس کی بنائی جاتی رہی، یا قدرتی طور پر راوی کی یاداشت میں کمی آگئی ہو، ایسے راوی کی روایت کو مختلط کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

حدیث مختلط

سوال نمبر 115:۔ حدیث مختلط کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ ایسی حدیث جس کا کوئی ایسا راوی ہو جس کو سوء حفظ طاری ہو گیا ہو ایسے راوی کو مختلِط اور اور اسکی حدیث کو مختلَط کہیں گے۔

مختلط راوی کی حدیث کا حکم: جو اس کو سوء حفظ طاری ہونے سے پہلی کی ہیں وہ قبول ہونگیں اور بعد کی قبول نہ ہو گیں۔

سوال نمبر 116:۔ اگر کسی روایت کا پتا نہ چلے یہ اختلاط سے پہلے کی ہے یا بعد کی تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ ایسی روایت موقوف ہو گی۔

سوال نمبر 117:۔ جس کے اخلاط میں اشتباہ ہو اسؐ کی روایت کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس کی روایت بھی موقوف ہو گی۔

سوال نمبر 118:۔ متابعت کا فائدہ قلمبند کریں؟

جواب:۔ **پانچ روایات ہیں:**

خرابی حافظے سے مطعون راوی، مختلط راوی، مستور راوی، اسناد مرسل کا راوی، خبر مدلس کا راوی، ان تمام رادیات میں سے کسی اایک کی متابعت کی گئی تو اگر متابع اصل راوی سے اعلی یا برابر ہو، درجہ میں کم نہ ہو تو وہ حدیث حسن لغیرہ ہو جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

حدیث مرفوع

سوال نمبر119:۔ حدیث مرفوع کی تعریف مع الاقسام تحریر کریں؟

جواب:۔ __خبر مرفوع کی تعریف:__ وہ خبر جس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ تک پہنچے اور اس سند کا تلفظ اس بات کا مقتضی ہو گا کہ اس سند کے ذریعے جو منقول ہو گا وہ صراحۃ یا حکما سرکار علیہ السلام کا قول یا فعل یا تقریر ہو گی۔

__خبر مرفوع کی اقسام:__ اس کی ابتداءً دو قسمیں ہیں: 1۔ صریح، 2۔ حکمی پھر ان میں سے ہر ایک کی تین تین اقسام ہیں: قولی، فعلی، حکمی ۔ تو یہ کل چھ اقسام ہوئیں:۔ مرفوع قولی صریح، 2۔ مرفوع فعلی صریح، 3۔ مرفوع تقریری صریح 4۔ مرفوع قولی حکمی، 5۔ مرفوع فعلی حکمی، 6۔ مرفوع تقریری حکمی

__خبر مرفوع کی ہر ایک قسم کی تعریف:__

1۔ مرفوع قولی صریح: وہ خبر ہے جس کی سند سرکار علیہ السلام تک پہنچتی ہو اور اس سے آپ کا کوئی صریح ارشاد نقل کیا گیا ہو۔ جیسے سمعت رسول اللہ

2۔ مرفوع فعلی صریح: وہ خبر ہے جس کی سند سرکار علیہ السلام تک پہنچتی ہو اور اس سے آپ کا کوئی صریح فعل نقل یا گیا ہو۔

3۔ مرفوع تقریری صریح: وہ خبر ہے جس کی سند سرکار علیہ السلام تک پہنچتی ہو اور اس سے آپ کا کسی کام کو برقرار رکھنا صراحۃ نقل کیا گیا ہو۔ جیسے کوئی صحابی کہے فعلت بحضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذا

Scanned with CamScanner

4۔ مرفوع قولی حکمی: وہ خبر ہے جس کی سند ایسے صحابی تک پہنچتی ہو جو اسرائیلی خبروں سے بیان نہ کرتے ہوں، اور اس خبر سے اس صحابی کی فرمائی ہوئی کوئی ایسی بات نقل کی گئی ہو، جس کا اجتہاد سے کوئی تعلق نہ ہو، نہ ہی کسی لفظ کے معنی ہوں اور نہ وہ قلیل الاستعمال لفظ کی تشریح ہو تو حکما وہ خبر مرفوع کے درجے میں ہو گی۔

۔مرفوع فعلی حکمی: وہ خبر ہے جس کی سند ایسے صحابی تک پہنچتی ہو اور اس سے صحابی کا کوئی ایسا کام نقل کیا گیا ہو جس سے اجتہاد کی گنجائش نہ ہو تو صحابی کا یہ عمل حکما خبر مرفوع ہو گا۔

6۔ مرفوع تقریری حکمی: وہ خبر ہے جس کی سند ایسے صحابی تک پہنچتی ہو اور اس سے کسی صحابی کی یہ اطلاع نقل کی گئی ہو کہ لوگ آقائے دوجہاں کے زمانہ پاک میں ایسا کرتے تھے، تو ان کی یہ اطلاع بھی حکما خبر مرفوع کا درجہ رکھے گی۔

سوال نمبر 120:۔ الفاظ کنایہ سے مروی روایت کا حکم بیان کریں؟

جواب:۔ کوئی صحابی حضور علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہوئے الفاظ کنایہ استعمال کرے تو یہ حدیث حکما مرفوع ہو گی۔

صیغ محتملہ کا بیان

سوال نمبر 121:۔ صیغ محتملہ کو بیان کریں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ صیغ محتملہ وہ صیغے جن کے بارے میں احتمال ہو کہ وہ مرفوع ہیں یا موقوف ان میں سے ایک "من السنة کذا" ہے۔

سوال نمبر 122:۔ "من السنة کذا" کے الفاظ سے مروی حدیث کی کونسی قسم ہوگی، اختلاف آئمہ لکھیں؟

جواب:۔ اکثر محدثین کے نزدیک ان الفاظ سے مروی روایت مرفوع ہوگی، اگر صحابی نے من السنۃ کذا کہا تو یہ بھی حکما مرفوع ہوگی، بشرطیکہ انتساب غیر کی طرف نہ کیا جائے۔

ابو بکر صیرفی شافعی، ابو بکر رازی حنفی اور ابن حزم اھل ظواہر میں سے ہے انہوں نے غیر مرفوع کا قول کیا ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ سنت حضور علیہ السلام اور اور آپ کے غیر کے درمیان دائر ہے، تو حضور کا فرمان ہو یا صحابی کا دونوں سنت ہیں تو دونوں ہستیوں سے اس لفظ سے مروی روایت مرفوع ہوگی۔

انکی دلیل کا جواب: سنت سے مراد سنت کامل ہے جو کہ صرف حضور علیہ السلام کی سنت ہے، لہذا لفظ سنت کے اطلاق سے غیر نبی کی طرف منسوب روایت جو من السنة کذا کے الفاظ سے ہو وہ مرفوع نہیں ہوگی۔

سوال نمبر 123:۔ الفاظ صریح کی بجائے لفظ کنایہ کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟

جواب:۔ احتیاط کی وجہ سے سیدھا حضور علیہ السلام کی طرف نسبت نہیں کی جاتی۔

Scanned with CamScanner

صیغ محتملہ میں سے " امرنا کذا،نھینا کذا" بھی ہے۔

" امرنا کذا،نھینا کذا " کا حکم: ان الفاظ سے مروی روایت میں بھی وہی اختلاف ہے جو من السنة کذا میں ہے۔

سوال نمبر124:۔ ان الفاظ سے مروی روایت کو مرفوع اور موقوف کہنے والوں کی دلیل لکھیں؟

جواب:۔ جو مرفوع کہتے ہیں، انکی دلیل یہ ہے کہ مطلقا امر یا نہی سے مراد سرکار علیہ السلام کا حکم ہی مراد ہوتا ہے۔

موقوف کہنے والوں کی دلیل: امر میں احتمال ہے کہ قرآن کا امر ہو یا اجماع کا یا کسی حاکم کا تو لہذا "امرنا کذا اور نھینا کذا" سے مروی حدیث موقوف ہو گی نہ کہ مرفوع۔

صیغہ محتملہ میں سے ایک "کنا نفعل کذا" بھی ہے۔

"کنا نفعل کذا" کا حکم: صحابی سرکار علیہ السلام کی زمانہ مبارک کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرمائیں "کنا نفعل کذا فی عھد رسول اللہ " تو ایسی حدیث مرفوع حکمی کے حکم میں ہو گی۔

سوال نمبر125:۔ طاعة اللہ ورسولہ اور معصیة اللہ ورسولہ ان الفاظ کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر یہ جملے کوئی صحابی کہیں تو یہ الفاظ بھی حکما مرفوع ہیں۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 126:۔ خبر موقوف کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ وہ حدیث جس کی سند صحابی تک پہنچے اور اس حدیث سے کسی صحابی کا قول، فعل، یا تقریر نقل کی گئی ہو۔

صحابی، تابعی اور مخضرمین کا بیان

سوال نمبر 127:۔ صحابی کی تعریف قلمبند کریں؟

جواب:۔ "هو لقي النبي ﷺ مؤمنا به ومات على الاسلام"

صحابی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے حالت ایمان سرکار دو عالم ﷺ سے ملاقات کی ہو اور اسلام پر ہی ان کا خاتمہ ہو۔

سوال نمبر 128:۔ تعریف میں رؤیت کی بجائے لقاء کا لفظ کیوں استعمال کیا؟

جواب:۔ اس لئے کہ نابینا صحابی بھی اس میں تعریف میں شامل ہو جائیں، اگر رؤیت کی شرط لگائیں جیسے بعض نے لگائی اس صورت میں نابینا صحابی جو حضور علیہ السلام کو دیکھ ہی نہیں سکتے تھے ان کے بارے میں کیا کہا جائیگا۔ لہذا صحابیت کیلئے رؤیت کی شرط درست نہیں۔

سوال نمبر 129:۔ صحابی کی تعریف کی قیودات کے فوائد قلمبند کریں؟

جواب:۔ "لقاء" میں سب شامل تھے جو بھی ملا چاہے مسلم ہو یا کافر، تو مومنا کی قید نے کفار کو نکال پھینکا، "بہ" سے وہ نکل گیا جو آخری نبی پر ایمان نہ رکھتا ہو بلکہ کسی

اور نبی پر ایمان رکھتا ہو جیسے عیسائی وغیرہ "مات علی الاسلام" سے وہ نکل گیا

جو صحابی ہونے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہوا اور اسی حالت میں مر گیا۔

سوال نمبر 130:۔ کیا ارتداد سے صحابیت میں فرق آئیگا، اختلاف آئمہ لکھیں؟

جواب:۔امام شافعی کے نزدیک ارتداد سے اعمال سابقہ باطل نہیں ہوتے لہذا صحابی مرتد ہو کر دوبارہ مسلمان ہوئے تو انکی صحابیت باقی رہے گی اگرچہ دوبارہ حضور علیہ السلام سے ملاقات نہ ہو۔

امام مالک اور امام اعظم کا مؤقف: ان کے نزدیک ارتداد سے اعمال سابقہ باطل ہو جاتے ہیں لہذا اگر صحابی دوبارہ ایمان لائے تو فقط ایمان لانے سے صحابیت کا رتبہ نہیں ملے گا، جب تک دوبارہ حضور علیہ السلام سے ملاقات نہ ہو، یہی مذہب اصح ہے۔

سوال نمبر 131:۔ فضیلت صحابہ میں تفاوت بیان کریں؟

جواب:۔ علامہ ابن حجر نے دو جماعتوں کا ذکر کیا ان میں سے پہلی دوسری جماعت سے افضل ہے۔

پہلی جماعت: وہ صحابہ کرام جو ہمیشہ حضور علیہ الاسلام کی معیت میں رہے اور آپکے ساتھ کفار سے قتال کرتے رہے، یا وہ جو آپ کے جھنڈے تلے شہید ہوئے۔

Scanned with CamScanner

دوسری جماعت: وہ جو آپکی معیت میں کسی جماعت میں شریک نہیں ہوئے، وہ صحابہ جن کو حضور علیہ الاسلام سے تھوڑی دیر ہمکلامی نصیب ہوئی، وہ صحابہ جنہوں حضور علیہ الاسلام کو بچپن میں دیکھا۔

وہ صحابہ جن کو حضور علیہ الاسلام سے سماع روایت نہیں کی ان کی حدیث کا حکم:

وہ صحابہ جن کو حضور علیہ الاسلام سے سماع روایت حاصل نہیں ان کی حدیث مرسل ہوگی، لیکن پھر بھی قبول ہوگی کیونکہ انہوں اگرچہ سماع نہیں کیا لیکن حضور علیہ الاسلام کو دیکھا تو ہے۔

سوال نمبر 132:۔ صحابی کی معرفت کیسے ہوگی؟

جواب:۔ اس کے چھ طریقے بیان کئے گئے ہیں: 1۔ تواتر سے ثابت ہوجائے،

2۔ آغاز وانتہاء میں صحابیت سے مشہور ہونے سے پہچان ہوگی۔

3۔ محدثین کے ہاں صحابی ہونا مشہور ہو۔

4۔ کوئی صحابی خبر دے کہ فلاں صحابی ہیں۔

5۔ بعض ثقہ تابعین خبر دیں کہ فلاں صحابی ہیں۔

6۔ وہ خود خبر دے کہ وہ صحابی ہیں بشرطیکہ ان کا دعوی صحیح ہونا، ممکن ہو۔

"قد استشکل ھذا الأخیر جماعة من حیث ان دعواہ ذالک نظیر دعوی من قال انا عدل ویحتاج الی تامل"

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 133:۔ اس عبارت میں ایک اعتراض کا جواب ہے، وہ اعتراض اور جواب لکھیں؟

جواب:۔ **اعتراض:** معرفت صحابی کی چھٹی صورت (وہ خود خبر دے کہ وہ صحابی ہے بشرطیکہ اس دعوی کا صحیح ہونا، ممکن ہو) میں اشکال وارد ہوتا ہے کہ صحابیت کا دعوی عدالت کے دعوے کی طرح ہے یعنی جیسے کوئی کہے کہ میں عادل ہوں اور دعوی عدالت سے عدالت ثابت نہیں ہوتی لہذا دعویٰ صحابیت سے صحابیت بھی ثابت نہیں ہونی چاہیئے۔

اس اعتراض کا جواب: یہ اشکال اس پر وارد ہو گا جب مدعی مجہول ہو لیکن اگر مدعی معروف العدالۃ ہو تو ایسی صورت میں اس کے دعوی کو قبول کر لیا جائے گا۔

سوال نمبر 134:۔ تابعی کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ تابعی وہ شخص ہے جس نے آقائے دوجہاں پر ایمان کی صورت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا ہو۔

سوال نمبر 135:۔ مخضرمین کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ مخضرمین! صحابہ کرام اور تابعین عظام کے درمیان ایک ایسا طبقہ کہ جس نے دور جاہلیت اور دور اسلام دونوں کو پایا مگر آقائے دوجہاں ﷺ کی زیارت و صحبت سے محروم رہے۔

سوال نمبر 136:۔ مخضرمین کو صحابہ کرام میں شمار کیا جائے گا یا تابعین عظام میں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ اس امر میں اختلاف ہے صحیح قول یہ ہے کہ وہ کبار تابعین میں داخل ہیں، خواہ ان کا اسلام حضور کی حیات مبارکہ سے ثابت ہو یا بعد میں ثابت ہو لیکن اگر یہ حدیث ثابت ہو جائے کہ شب معراج آقائے دو جہان کے سامنے اس وقت کے تمام لوگ حاضر کر دیئے گئے تھے تو اس حدیث کی بناء پر جو لوگ اس وقت مسلمان ہونگے وہ صحابی ہونگے کیونکہ اگر چہ وہ آپ کی ملاقات سے محروم رہے مگر آپ نے تو ان کا مشاہدہ فرمالیا۔

سوال نمبر 137:۔ مخضرمین کے بارے میں قاضی عیاض علیہ الرحمہ کا دعوی اور اس کا رد قلمبند کریں؟

جواب:۔ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے یہ دعوی کیا ہے کہ علامہ ابن عبد البر کے نزدیک مخضرمین صحابہ ہیں، مگر یہ بات ان پر مشتبہ ہوئی ہے کیونکہ خود علامہ ابن عبد البر نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ مخضرمین کو صحابہ کرام کے ساتھ میں نے اس لئے ذکر نہیں کیا کہ وہ صحابہ ہیں، بلکہ اس لئے ذکر کیا ہے کہ میری کتاب ان تمام لوگوں کو شامل ہو جائے جو قرن اولی میں صاحب ایمان تھے۔

حدیث مسند کا بیان

سوال نمبر 138:۔ مسند کی تعریف کیا ہے؟

جواب:۔ "مسند ھو مرفوع صحابی بسند ظاھرہ الاتصال"

Scanned with CamScanner

مسند وہ حدیث ہے جو کسی صحابی نے مرفوعاً بیان کی ہو، اور ایسی سند سے ذکر کی ہو جو بظاہر متصل ہو پس وہ حدیث جس میں انقطاع خفی ہو وہ بھی مسند کہلائے گی۔

سوال نمبر 139:۔ مسند کی تعریف کی قیودات کے فوائد لکھیں؟

جواب:۔ تعریف میں لفظ" مرفوع" جنس کے درجے میں ہے لفظ "صحابی" پہلی فصل اور پہلی قید ہے جس کے ذریعے تابعی اور تابعی سے نیچے کے رواۃ کی مرفوع روایت کو خارج کرنا مقصود ہے کیونکہ تابعی کی مرفوع حدیث مرسل کہلاتی ہے جبکہ تابعی کے علاوہ کسی اور راوی کی مرفوع حدیث یا تو معضل ہو گی یا معلق ہو گی۔

لفظ "ظاھرۃ الاتصال" دوسری قید اور دوسری فصل ہے اس کے ذریعے صحابی کی اس خبر سے خارج کرنا مقصود ہے جو ظاہراً متصل نہ ہو بلکہ منقطع ہو لیکن جس خبر کے اتصال کے بارے میں احتمال ہو یا جس خبر میں حقیقۃً اتصال ہو وہ دونوں اس تعریف میں داخل ہیں۔

سوال نمبر 140:۔ حاکم، خطیب بغدادی اور عبد البر کے نزدیک تعریف مسند کیا ہے؟

جواب:۔ <u>**حاکم کے نزدیک تعریف مسند:**</u> امام حاکم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مسند وہ خبر ہے جس کو راوی اپنے شیخ سے ان طرح روایت کرے کہ اس سے اس کا سماع ظاہر ہو، اسی طرح اس کا شیخ اپنے شیخ سے اور یہ سلسلہ صحابی تک اور صحابی سے آقائے دوجہاں تک متصلاً پہنچے۔

Scanned with CamScanner

امام حاکم علیہ الرحمہ کی بیان کردہ تعریف مسند مصنف علیہ الرحمہ کی تعریف مسند کے عین مطابق ہے کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے ظاہرہ الاتصال" کی قید ذکر کی ہے اور امام حاکم نے "یظھر سماعه منه" کا ذکر کیا ہے دونوں قیدوں کا مقصود ایک ہی ہے۔

خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ کے نزدیک تعریف مسند:

خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مسند خبر متصل کا نام ہے، اس تعریف پر علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کی یہ مذکورہ تعریف دخول غیر سے مانع نہیں، کیونکہ یہ تعریف تو اس خبر موقوف پر بھی صادق آرہی ہے جس خبر موقوف کی سند متصل ہو، مگر خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ نے اس اشکال کو دور کرتے ہوئے کہا ہے کہ مذکورہ تعریف اگرچہ خبر موقوف پر بھی صادق آتی ہے مگر مسند کا موقوف پر اطلاق بہت قلیل ہے پس قلیل ہونے کی وجہ سے دونوں کے ایک جگہ جمع ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

علامہ ابن عبد البر کی ذکر کردہ تعریف مسند اور اس پر اشکال:

علامہ ابن عبد البر علیہ الرحمۃ نے مسند کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ خبر مسند! خبر مرفوع ہے۔ اس تعریف پر علامہ ابن حجر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ابن عبد البر کا یہ قول خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کے قول کی بنسبت بہت بعید ہے کیونکہ اس نے مسند کی تعریف میں کہیں بھی سند کا ذکر ہی نہیں کیا حالانکہ خبر مسند کا دارومدار سند

پر ہوا کرتا ہے لہذا ابن عبد البر کی مذکورہ تعریف خبر مرسل، خبر مفصل، خبر مقطع پر بھی صادق آجائے گی بشرطیکہ ان کا متن مرفوع ہو حالانکہ ان اخبار کے مسند ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں۔

اسناد کا بیان

سوال نمبر 141:۔ سند کی مختلف حالتیں بیان کریں؟

جواب:۔ سند کبھی عالی ہوتی ہے، کبھی نازل ہوتی ہے اور کبھی مساوی ہوتی ہے۔

سوال نمبر 142:۔ عالی، نازل اور مساوی ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ اگر کوئی حدیث متعدد اسانید سے مروی ہو تو ان اسانید میں سے جس سند میں وسائط کم ہوں تو وہ سند عالی ہے اور جس سند میں وسائط زیادہ ہوں اسے نازل کہا جاتا ہے اور جس سند میں وسائط دوسری سند کے برابر ہوں اس کو مساوی کہا جاتا ہے۔

سند عالی کے اعتبار سے خبر کی اقسام

سوال نمبر 143:۔ سند عالی کے اعتبار سے خبر کی اقسام مع تعریفات بیان کریں؟

جواب:۔ علو یعنی سند کے عالی ہونے کے اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں ہیں :

(1) علو مطلق (2) علو نسبی

علو مطلق کی تعریف: اگر راوی سے لے کر آقائے دو جہان تک سند کے وسائط کی تعداد کم ہو تو اسے علو مطلق کہتے ہیں بشرطیکہ وہ خبر مطلق نہ ہو۔

Scanned with CamScanner

علو نسبی کی تعریف: اگر راوی سے لے کر کسی خاص حافظ، فقیہ، ضابط امام حدیث تک سند کے وسائط کی تعداد کم ہو تو اس کو علو نسبی کہتے ہیں خواہ اس خاص امام سے آقائے دو جہان تم تک وسائط کثیر ہوں مثلا حضرت شعبہ حضرت امام مالک، امام شافعی۔

سوال نمبر 144:۔ سند عالی کے حصول میں متاخرین کی رغبت زیادہ ہونے کی وجہ لکھیں؟

جواب:۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سند عالی کے حصول کی طرف متاخرین کی رغبت اس لئے ہے کہ یہ صحت کے زیادہ قریب ہوتی ہے اور اس میں خطا کا احتمال بھی کم ہوتا ہے کیونکہ جس سند میں وسائط قلیل ہونگے اسی قدر وہ سند قصیر ہوگی اور تقصیر ہونے کی وجہ سے اس میں خطا کے احتمال بھی قلیل ہونگے۔

سوال نمبر 145:۔ اگر سند نازل کو سند عالی پر ترجیح ہوسکتی ہے تو کیسے، وضاحت کریں؟

جواب:۔ سند نازل اگر کسی خصوصیت کی حامل ہو مثلا نازل کے رجال عالی کے رجال کی بنسبت اوثق ہوں یا احفظ ہوں، یا افقہ ہوں یا ان میں اتصال اظہر ہو تو ان صورتوں میں سند نازل کو سند عالی سے ترجیح اور فوقیت ہوگی۔

سوال نمبر 146:۔ کیا مطلقا سند نازل کی ترجیح درست ہے؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ **بعض ائمہ کرام کا مؤقف اور دلیل:**

بعض آئمہ کا خیال یہ ہے کہ مطلقاسند نازل کو اسناد میں ترجیح ہوتی ہے۔

دلیل: وہ اپنے اس دعوے پر دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ راوی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مروی عنہ کی جرح و تعدیل کرے تو چونکہ سند نازل میں رواۃ زیادہ ہوتے ہیں جس سے سند نازل کے رواۃ کے احوال جاننے میں دشواری اور مشقت زیادہ ہوگی، اور جس قدر مشقت و دشواری زیادہ ہوگی اسی قدر ثواب بھی زیادہ ملے گا لہذا حصول ثواب کے لحاظ سے سند نازل ارجح ہے۔

علو نسبی کی اقسام

سوال نمبر 147:۔ علو نسبی کی اقسام مع تعریفات لکھیں؟

جواب:۔ **علو نسبی کی چار قسمیں ہیں:** (۱) موافقت۔(۲) بدل۔(۳) مساوات۔ (۴) مصافحہ

موافقت کی تعریف: کوئی شخص کسی مصنف کتاب کے سلسلہ سند کے علاوہ دوسرے سلسلہ سند سے اس مصنف کے شیخ تک پہنچ جائے اور اس دوسری سند کے رواۃ کی تعداد بھی کم ہو تو اسے مصنف کے ساتھ موافقت کہتے ہیں۔

بدل کی تعریف: کوئی شخص کسی مصنف کتاب اور اس کے شیخ کے سلسلہ سند کے علاوہ دوسرے سلسلہ سند سے اس مصنف کے شیخ الشیخ تک پہنچ جائے اور اس

دوسری سند کے رواۃ کی تعداد بھی کم ہو تو اسے مصنف اور اس کے شیخ کا بدل کہتے ہیں۔

مساوات کی تعریف: ہم سے لے کر آقائے دو جہاں تک کسی حدیث کی سند کے رواۃ کی جو تعداد ہے وہ کسی مصنف کتاب سے لے کر حضور علیہ السلام تک رواۃ کی تعداد کے برابر ہو۔

مصافحہ کی تعریف: کسی مؤلف کے شاگرد اور ہمارے درمیان رجال سند اور وسائط کی تعداد میں برابری ہو جائے تو گویا مؤلف سے ہماری ملاقات اور مصافحہ ہو گیا۔

سوال نمبر 148:۔ کیا موافقت اور بدل کا ذکر علو کے بغیر ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ محدثین کے ہاں اکثر و بیشتر موافقت اور بدل کا اطلاق اور استعمال اس وقت کیا جاتا ہے کہ جب وہ علو کے ساتھ مجتمع ہوں لیکن کبھی کبھی ان کا طلاق استعمال سند کے عالی ہونے کے بغیر بھی کیا جاتا ہے۔

یہاں تک پڑھ لیا

اعتبار روایت خبر کی اقسام

سوال نمبر 149:۔ باعتبار روایت خبر کی کتنی قسمیں ہیں مع تعریفات قلمبند کریں؟

باعتبار روایت خبر کی چار قسمیں ہیں: (1) روایت الاقران (2) روایت المدبج (3) روایت الاکابر عن الاصاغر (4) روایت الاصاغر عن الاکابر

Scanned with CamScanner

روایت الاقران کی تعریف:

راوی یعنی شاگرد اور مروی عنہ یعنی استاذ، روایت حدیث سے تعلق رکھنے والی کسی بات میں شریک ہوں مثلاً دونوں ہم عمر ہوں، یا استاذ بھائی ہوں۔

مدبج کی تعریف: مدبج وہ خبر ہے جسے ایک ساتھی دوسرے ساتھی سے روایت کرے۔ جیسے صحابہ کرام میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ سے روایت کریں

مدبج اور روایت الاقران میں نسبت: ان دونوں میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے، روایت مدبج خاص ہے اور روایت الاقران عام ہے یعنی ہر روایت مدبج تو روایت الاقران ضرور ہو گی لیکن ہر روایت الاقرآن کا روایت مدبج ہونا ضروری نہیں۔

سوال نمبر 150:۔ کیا استاذ کی شاگرد سے روایت بھی مدبج ہو گی؟

جواب:۔ مصنف فرماتے ہیں ایسی حدیث مدبج نہیں ہو گی، بلکہ یہ روایت الاکابر من الاصاغر کے قبیل سے ہے۔

سوال نمبر 151:۔ روایت الاکابر عن الاصاغر کیا ہے، اس کی اقسام بھی بیان کریں؟

جواب:۔ روایت الاکابر عن الاصاغر کا مطلب یہ ہے کہ بڑا چھوٹے سے روایت کرے، خواہ وہ بڑا عمر کے لحاظ سے بڑا ہو یا علم وضبط کے اعتبار سے بڑا ہو۔

Scanned with CamScanner

روایت الاکابر عن الاصاغر کی اقسام:

روایت الاکابر عن الاصاغر کی چار قسمیں ہیں:

1۔ روایت الآباء عن الابناء

والد کا اپنے بیٹے یا بیٹی سے روایت کرنا

2۔ روایۃ الصحابي عن التابعی

روایت التابعین عن الاتباع

تابعین کا تبع تابعین سے روایت کرنا۔ جیسے امام زہری علیہ الرحمہ کا امام مالک سے روایت کرنا۔

4-روایت الشیخ عن التلمیذ

استاذ کا اپنے شاگرد سے روایت کرنا۔ جیسے امام بخاری علیہ الرحمہ نے اپنے ایک شاگرد ابو العباس السراج سے روایت کیا ہے۔

سوال نمبر 152:۔ روایت الاصاغر عن الاکابر کی تعریف لکھیں؟

روایت الاصاغر عن الاکابر یہ ہے کہ چھوٹا بڑے سے روایت کرے۔

خبر سابق ولاحق کا بیان

جواب:۔ سابق ولاحق کی تعریف: اگر دو راوی ایک استاذ سے روایت کرنے میں شریک ہوں اور ان میں سے ایک کا وصال پہلے ہو جائے تو پہلے وصال کرنے والے

Scanned with CamScanner

کو سابق اور اس کی روایت کو بھی روایت سابق کہتے ہیں اور بعد میں وصال کرنے والے کو لاحق اور اس کی روایت کو بھی روایت لاحق کہتے ہیں۔

سوال نمبر 153:۔ سابق ولاحق کی وفات کے درمیان زیادہ سے زیادہ کتنا فاصلہ ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میرے علم کے مطابق ایسے دو راویوں میں باعتبار وصال زیادہ سے زیادہ فاصلہ ڈیڑھ سو سال کا ہے۔

سوال نمبر 154:۔ مبہم اور مہمل راوی میں فرق واضح کریں؟

جواب:۔ مبہم راوی اسے کہتے ہیں جس کا نام ہی مذکور نہ ہو، اور مہمل راوی اسے کہتے ہیں جس کا نام تو مذکور ہو لیکن اس کی تعیین نہ ہو بلکہ اس میں اشتباہ ہو۔

سوال نمبر 155:۔ دو راویوں میں اشتباہ ہو تو فرق کیسے کرینگے؟

جواب:۔ اگر کوئی راوی ایسے دو شیخوں سے روایت کرے جو ہم نام ہوں، یا دونوں کے والد ہمنام ہوں یا دونوں کے دادا ہمنام ہوں یا دونوں ایک جیسی نسبت رکھتے ہوں، کسی اور صفت سے ان کے مابین امتیاز نہ ہو سکے، تو ان میں کسی ایک کی تعیین اختصاص کے ساتھ کی جائے گی مثلاً راوی کو جس شیخ کے ساتھ زیادہ مصاحبت رہی ہو یا ہم وطنی حاصل ہو تو وہی شیخ مراد لیا جائے گا، اور اگر اختصاص بھی مساوی اور غیر معلوم ہو تو پھر قرینہ اور ظن غالب سے کام لیا جائے گا اور اگر امتیاز نہ ہو سکے

اور دونوں میں سے ایک ثقہ ہو اور دوسرا غیر ثقہ ہو تو اس صورت میں مشکل پیش آئے گی، اور اگر دونوں ثقہ ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

شیخ کی انکار کردہ روایت کا حکم

سوال نمبر 156:۔ راوی کی روایت کا شیخ حتمی طور پر یا احتمالی طور پر انکار کرے تو اس کا کیا حکم ہے، مع اختلاف لکھیں؟

جواب:۔ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی راوی اپنے شیخ سے روایت بیان کرے اور جب اس روایت کی بابت اس کے شیخ سے پوچھا جائے تو وہ انکار کر دے تو اب شیخ کا یہ انکار دو حال سے خالی نہیں ہو گا یا تو یقینی لفظ کے ساتھ ہو گا مثلاً وہ یوں کہے کہ یہ روایت میں نے اسے بیان نہیں کی ہے، تو یہ روایت قبول نہیں کی جائے گی، اور اگر شیخ نے روایت کا انکار بطور یقین نہیں بلکہ بطور شک کیا یعنی یوں کہا "مجھے یاد نہیں" تو صحیح ترین قول کے مطابق یہ حدیث قبول کی جائے گی، اور شیخ کا قول نسیان پر محمول ہو گا۔

بعض ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ شیخ کو روایت بیان کرنے میں احتمال ہو، اس صورت میں بھی قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ اثبات حدیث میں شیخ اصل ہے، جب شیخ سے روایت لینا ثابت نہیں ہو گا تو تابع (راوی) کیسے ثابت کریگا۔

مصنف کی طرف سے اس مؤقف کا رد:

Scanned with CamScanner

یہ استدلال درست نہیں کیونکہ جب راوی عادل ہے تو اس کا عادل ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ اس کی روایت قبول کرلی جائے، شیخ کا بطور شک انکار کرنا اس کے تیقن کے منافی نہیں، تو جب منافات ثابت نہ ہوئی تو یقین کو شک پر ترجیح دیتے ہوئے حدیث کو قبول کیا جائے گا، لہذا یہ تمہارا یہ کہنا جب اصل سے ثبوت نہ ہو تو تابع سے کیسے ہو گا، بے اثر ہے۔

سوال نمبر157:۔ حدیث مسلسل کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ حدیث مسلسل وہ حدیث ہے جسے سلسلہ سند کے تمام روات ایک ہی صیغہ ولفظ کے ساتھ روایت کریں یا اس روایت کو بیان کرتے ہوئے تمام کی حالت قولیہ ایک ہو یا حالت فعلیہ ایک ہو یا حالت قولیہ اور حالت فعلیہ ایک ہو۔

سوال نمبر158:۔ تسلسل کس کی صفت ہے؟

جواب:۔ تسلسل صرف سند کی صفت ہے متن کی نہیں۔

سوال نمبر159:۔ تسلسل کہاں سے کہاں تک ہوتا ہے اور کہاں تک ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ اکثر و بیشتر تسلسل ابتدائے سند سے انتہائے سند تک ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی پوری سند میں تسلسل نہیں ہوتا بلکہ اکثر درجات میں ہوتا ہے۔

الفاظ حدیث کے مراتب ثمانیہ

سوال نمبر160:۔ حدیث کو بیان کرنے کیلئے جو لفظ استعمال ہوتے ہیں، ان کو بیان کریں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ مصنف نے ان الفاظ کو 8 مراتب تقسیم کیا ہے:

1) سَمِعْتُ وَحَدَّثَنِي میں نے سنا یا اس نے مجھے بتلایا

(2) دوسرا مرتبہ أَخْبَرَنِي وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ اس نے مجھے خبر دی یا میں نے اس کے سامنے پڑھا

(3) تیسرا مرتبہ قُرِئ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ اس کے سامنے پڑھا گیا اور میں سن رہا تھا

(4) چوتھا مرتبہ "ابنائی" اس نے مجھے خبر دی۔

(5) پانچواں مرتبہ "نَاوَلَنِي" اس نے مجھے دیا۔

(6) "شَافَهَنِی بِالْإِجَازَة" اس نے مجھے زبانی اجازت دی۔

(7) ساتواں مرتبہ كَتَبَ الى بِالْإِجَازَةِ اس نے اجازت روایت دیکر میری طرف لکھا۔

(8) آٹھواں مرتبہ عَنْ، قَالَ، ذَكَرَ، رَوى، فلاں سے مروی ہے، اس نے کہا، اس نے روایت کی، اس نے ذکر کیا۔

سوال نمبر 161:۔ سمعت اور حدثنی کی وضاحت کریں؟

جواب:۔ سمعت اور حدثنی یہ دونوں مفرد کے صیغے ہیں، یہ اس وقت مستعمل ہوتے ہیں کہ جب راوی نے اکیلے اپنے شیخ سے حدیث سنی ہو، اس کے ساتھ کوئی دوسرا راوی سماع حدیث میں شریک نہ ہوا ہو۔

سوال نمبر 162:۔ تحدیث اور اخبار میں فرق کریں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ ان دونوں لفظوں میں لغوی طور پر کوئی فرق نہیں، ہاں البتہ ان میں اصطلاحی اعتبار سے اکثر محدثین ان (تحدیث اور اخبار) میں فرق کرتے ہیں کہ شیخ سے زبانی سنی ہوئی حدیث کو تحدیث کے ساتھ خاص کرتے ہیں یعنی ایسی صورت میں وہ حدثنی یا حدثنا کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اس کے علاوہ میں "اخبرنی" یا "اخبرنا" کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔

سوال نمبر 163:۔ تحدیث کی اصطلاح خاص کس کی وضع کردہ ہے؟

جواب:۔ تحدیث کی اصطلاح خاص فقط علماء مشرق کی ایجاد کردہ ہے اہل مغرب کی نہیں، بلکہ اہل مغرب اس اصطلاح کا بالکل استعمال نہیں کرتے، ان کے ہاں تو اخبار اور تحدیث میں کوئی فرق نہیں، وہ ان دونوں لفظوں کو ایک دوسرے کی جگہ استعمال کرتے رہتے ہیں۔

صیغہ جمع اور سماع کو ثابت کرنے میں زیادہ صریح صیغہ کا بیان

سوال نمبر 164:۔ راوی جمع کا صیغہ استعمال کرے تو کیا ثابت ہو گا؟

جواب:۔ اگر راوی جمع کا صیغہ استعمال کرے مثلا یوں کہ حدثنی فلان، یا سمعنا فلان تو یہ اس بات کی دلیل ہو گی کہ راوی اس روایت کو سننے میں اکیلا نہیں تھا بلکہ اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا، ہاں کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے جمع کا صیغہ صرف تعظیم کے لئے لایا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 165:۔ ادائے حدیث کے صیغوں میں سے سب سے پہلے مرتبہ کس کا ہے؟

جواب:۔ صیغہ "سمعت" راوی کے سماع حدیث کو ثابت کرنے میں سب سے زیادہ صریح ہے، کیونکہ "سمعت" میں واسطے کا بالکل احتمال ہی نہیں ہوتا بلکہ خود سننا ثابت ہوتا ہے۔

سوال نمبر 166 :۔ اخبرنی، اِخبرنا، قرأنا، قرأت علیه اور قرئ علیه کی تفصیل لکھیں؟

جواب:۔ "اخبرنی "اور" قرأت علیه" یہ دونوں لفظ اس راوی کے لئے وضع کیا گیا ہے جس نے اکیلے شیخ کے سامنے روایت پڑھی ہو، لیکن اگر انہیں جمع کا صیغہ ذکر کرتے ہوئے یوں کہا جائے اخبرنا، یا قرأنا تو یہ " قری علیه وانا اسمع کی طرح ہے اور یہ ان راویوں کے لئے وضع کیا گیا ہے کہ جن میں سے ایک راوی نے شیخ کے سامنے روایت پڑھی ہو اور بقیہ نے خاموشی سے سنی ہو۔

سوال نمبر 167:۔ قرأت علی الشیخ کے بارے میں علمائے عراق اور دیگر علماء کا مؤقف لکھیں؟

جمہور علماء کے نزدیک حصول حدیث کا یہ طریقہ بھی مروج ہے کہ شاگرد شیخ کے سامنے خود روایت پڑھے اور شیخ اسے سنے جسے بعد میں شاگرد قرأت علیہ سے تعبیر کرے۔ لیکن کچھ علمائے عراق نے اس صورت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 168:۔ کیا قرأت علی الشیخ کو سماع پر ترجیح ہے، اقوال آئمہ قلمبند کریں؟

جواب:۔ بعض علماء نے علمائے عراق کا رد کرتے ہوئے اس قدر مبالغہ کیا کہ قرأت علی الشیخ کو سماع پر ترجیح دے دی ہے، جبکہ امام بخاری علیہ الرحمہ اور دیگر محدثین کا موقف یہ ہے کہ قرآت علی الشیخ اور سماع دونوں صحت اور قوت میں مساوی و برابر ہیں۔

سوال نمبر 169:۔ "انبأ" کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب:۔ "انبا" کا لغوی معنی اخبر ہے اور اصطلاحی معنی عند المتقدمین اخبر ہی ہے لیکن عند المتاخرین یہ (انبا) عن کی طرح اجازت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

عنعنہ کا اصطلاحی معنی: لفظ عن فلان عن فلان کے ذریعے روایت کرنے کو عنعنہ کہتے ہیں۔

عنعنہ کا حکم: عنعنہ دو شرطوں کے پائے جانے کی وجہ سے سماع پر محمول کیا جاتا ہے، 1۔ راوی اور مروی عنہ کا زمانہ ایک ہو، یعنی معاصرت ثابت ہو۔

2۔ راوی مدلس نہ ہو۔

3۔ امام بخاری علیہ الرحمہ تیسری شرط کا بھی اضافہ فرماتے ہیں کہ راوی اور مروی عنہ میں ملاقات بھی ہوئی ہو خواہ ایک ہی دفعہ ہوئی ہو تاکہ عنعنہ مرسل خفی ہونے سے محفوظ رہے۔

Scanned with CamScanner

مشافہہ اور مکاتبہ کا بیان

سوال نمبر170:۔ مشافہہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب:۔ مشافہہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی: لغوی معنی: مشافہ کا لغوی معنی آمنے سامنے گفتگو کرتا ہے۔

اصطلاحی معنی: شیخ کا کسی مخصوص حدیث کی اپنی طرف سے روایت کرنے کی زبانی اجازت دے دینا مجازاً اجازت بالمشافہ کہلاتا ہے جبکہ حقیقی مشافہ یہ ہے کہ شیخ حدیث کو سنا کر یا راوی سے پڑھوا کر اجازت روایت دے دے۔

مکاتبہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی:

لغوی معنی: لکھنا

اصطلاحی معنی: عند المتاخرین! شیخ کا کسی راوی کو اپنی سند سے کوئی روایت بیان کرنے کی اجازت لکھ کر دے دینا خواہ حدیث لکھ کر دے یا نہ دے۔

سوال نمبر171:۔ متقدمین کے نزدیک مکاتبہ کیا ہے؟

عند المتقدمین مکاتبہ اس صورت کو کہتے ہیں کہ شیخ حدیث لکھ کر شاگرد تک پہنچا دے خواہ اسے روایت کرنے کی اجازت دے یا نہ دے۔

مناولہ کا بیان

سوال نمبر172:۔ مناولہ کی صورتیں بیان کریں؟

جواب:۔ مناولہ کی دو صورتیں ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ شیخ اپنا اصل نسخہ یا اس کی نقل شاگرد کو دے دے۔
اور دوسری صورت یہ ہے کہ شاگرد کے پاس جو شیخ کا نسخہ ہے اسے اپنے شیخ کے سامنے پیش کر دے، اور ان دونوں صورتوں میں شیخ اس شاگرد کو کہے کہ میں اس کتاب کو فلاں شیخ سے روایت کرتا ہوں اور میں تمہیں اپنی سند سے روایت کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

سوال نمبر 173:۔ کونسا مناولہ سب سے بلند ہے؟

جواب:۔ جس مناولہ کے ساتھ اجازت شیخ متصل ہو تو وہ اجازت کی تمام صورتوں پر بلند مرتبہ ہے۔

سوال نمبر 174:۔ مناولہ کی شرائط لکھیں؟

جواب:۔ مناولہ کی دو شرطیں ہیں:

1۔ پہلی یہ ہے کہ شیخ شاگرد کو نسخہ دیتے ہوئے کہے کہ فلاں شخص سے یہ میری روایت ہے تم مجھ سے یہ روایت کرو،

2۔ دوسری شرط یہ ہے کہ شیخ شاگرد کو اس نسخہ کا مالک بنا دے یا اسے عاریت دے دے تا کہ وہ اسے اپنے پاس لکھ کر اس کی تصحیح کر لے، اگر شیخ نے شاگرد کو نسخہ دے کر فوراً واپس لے لیا تو ایسی صورت میں مناولہ کی صورت اعلیٰ وارفع نہیں ہو گی، لیکن پھر بھی اسے تمام محدثین کرام کے نزدیک اجازت معینہ پر تقدم حاصل ہو گا۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر175:۔ اجازت معینہ کیا چیز ہے؟

جواب:۔ شیخ کسی کتاب معین جو کہ اس وقت حاضر نہ ہو اس کے بارے میں شاگرد سے کہے کہ اس کتاب کو میرے طرف سے روایت کرنے کی تمہیں اجازت ہے، اور اسکے ساتھ اپنے شاگرد کو اپنے شیخ سے روایت کی کیفیت بھی بتلادے۔

سوال نمبر176:۔ اجازت کے بغیر مناولہ کا حکم مع الاختلاف لکھیں؟

جواب:۔ جمہور محدثین کرام کے نزدیک ایسے مناولہ سے روایت کرنا ناجائز ہے۔
مصنف اور بعض محدثین کرام کا مؤقف: مناولہ جائز ہے۔

وجادہ کا بیان

سوال نمبر177:۔ وجادہ کا لغوی اصطلاحی معنی لکھیں؟

جواب:۔ **لغوی معنی:** وجادہ "وجدان" سے ماخذ ہے جس کا معنی پانا ہے۔
اصطلاحی معنی: محدث کی کتاب یا کچھ احادیث اس کے خط میں مل جائیں۔

سوال نمبر178:۔ روایت وجادہ کا طریقہ لکھیں؟

جواب:۔ راوی اس کی روایت کرتے ہوئے کہا کہ "وجدت بخط فلان" کہ میں نے فلاں کے خط میں یوں لکھا ہوا پایا ہے، اس کے بعد اس کی مکمل سند بیان کرے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 179 :۔ کیا وجادہ کی صورت میں " اخبرنی، حدثنی " کا استعمال ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ وجادہ کی صورت میں اخبرنی یا حدثنی کے لفظ کے ساتھ روایت بیان کرنا درست نہیں ہو جنہوں نے وجادہ کی صورت میں اخبرنی یا حدثنی کے لفظ کے ذریعے روایت کی وہ غلطی کے مرتکب ہوئے۔

وصیت بالکتاب کا بیان

سوال نمبر 180 :۔ وصیت بالکتاب کی تعریف اور حکم زینت قرطاس کریں؟

جواب:۔ **تعریف**: وصیت باکتاب یہ ہے کہ کوئی محدث بوقت وصال یا بوقت سفر وصیت کرے کہ میری یہ کتاب یا کئی کتب اسے دی جائیں تو اس کو وصیت بالکتاب کہتے ہیں۔

وصیت بالکتاب کا حکم:

متقدمین محدثین اس بات کے قائل ہیں اس طرح روایت کرنا جائز ہے۔

جمہور کے نزدیک ناجائز ہے۔

سوال نمبر 181 :۔ اعلام کی تعریف اور حکم لکھیں؟

جواب:۔ اعلام کی تعریف: اگر شیخ اپنے شاگرد سے کہے فلاں محدث سے، فلاں کتاب سے روایت کرتا ہوں تو اسے اعلام کہا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اعلام کا حکم: اعلام کی صورت میں شاگرد کے لئے اس کتاب سے بلا اجازت روایت کرنا جائز نہیں، جیسے اجازت عامہ کی صورت میں روایت کرنا جائز نہیں ہاں اگر اعلام کے ساتھ ساتھ شیخ اس کتاب سے روایت کی اجازت بھی دے دے تو پھر اعلام معتبر ہے اور اس کتاب سے روایت کرنا شاگرد کے لئے جائز ہے۔

سوال نمبر 182:۔ اجازت عامہ کی صورت اور اس کا حکم لکھیں؟

جواب:۔ اجازت عامہ کی صورت: اس کی صورت یہ ہے کہ شیخ کہے کہ میں تمام مسلمانوں کو جو میری حیات میں ہیں ان کو، یا فلاں ملک والوں کو اجازت دے دی، اس اجازت عامہ کی بناء پر اگر کوئی اس سے روایت کرے تو صحیح ترین قول کے مطابق روایت کرنا نا جائز ہو گا۔ ہاں البتہ اگر اس نے کہا کہ میں نے فلاں شہر والوں کو روایت کرنے کی اجازت دی تو چونکہ اس میں ایک قسم کا انحصار ہے پس شہر والوں کے لئے اس اجازت کی بناء پر روایت کرنا صحیح ہو گا۔

سوال نمبر 183:۔ اجازت مجہول کیا ہے، مع الحکم لکھیں؟

جواب:۔ اجازت مجہول یہ ہے کہ شیخ مجہول آدمی کو روایت کی اجازت دے، یا مجہول احادیث یا مجہول کتاب کی کسی معین شیخ کو اجازت دے۔ جیسے کہے کہ میں نے کسی اللہ کے بندے کو اجازت دی۔

اجازت مجہول کا حکم: اس کے ذریعے روایت کرنا جائز نہیں۔

سوال نمبر 184:۔ اجازت معدوم کیا ہے، مع الحکم لکھیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ اجازت معدوم یہ ہے کہ شیخ کسی ایسے شخص کے بارے میں اجازت دے جس کا وجود ہی نہ ہو۔

اجازت معدوم کا حکم: اجازت مجہول کی طرح اجازت معدوم بھی ناجائز و غیر معتبر ہے۔

سوال نمبر 185:۔ معلق کیا چیز ہے، اس کا حکم بھی بیان کریں؟

جواب:۔ اگر کسی موجود یا معدوم کو اجازت دی مگر اس اجازت کو غیر کی مشیت پر معلق کر دیا مثلاً یہ کہا کہ اگر فلاں نے چاہا تو تجھے میری طرف سے اجازت ہے

حکم معلق: اجازت کی یہ صورت بھی ناجائز ہے۔

سوال نمبر 186:۔ معلق کے جائز ہونے کی کیا صورت ہے؟

جواب:۔ اگر یوں کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو تمہیں میری طرف سے اجازت ہے، یہ صورت جائز ہے۔

اشتباہ کے اعتبار سے رواۃ کی اقسام

سوال نمبر 187:۔ اشتباہ کے اعتبار سے رواۃ کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

تین قسمیں ہیں: (۱) متفق و متفرق (۲) مؤتلف و مختلف (۳) متشابہ

سوال نمبر 188:۔ متفق اور مفترق کی تعریف کریں؟

جواب:۔ وہ راوی جن کے نام مع ولدیت کے لکھنے اور بولنے میں بھی ایک جیسے ہوں جبکہ ان کی ذوات مختلف ہوں تو ایسے روات کو نام ایک ہونے کی وجہ سے متفق اور ان کی ذوات کے مختلف ہونے کی وجہ سے مفترق کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 189:۔ اتفاق اور افتراق کی صورتیں کی کتنی صورتیں ہیں، تفصیلا لکھیں؟

جواب:۔ پانچ صورتیں ہیں:

1۔ روات کے نام مع ولدیت کے ایک ہوں۔

2- وہ روات جنکے نام دادا تک ایک جیسے ہوں۔

4- وہ روات کہ جن کے نام مع ولدیت و نسبت کے ایک ہوں۔

5- وہ روات کہ جن کی کنیت ولدیت ایک ہو۔

سوال نمبر 190:۔ متفق اور متفرق کی پہچان کا فائدہ بیان کریں؟

جواب:۔ فائدہ یہ ہے کہ دو ہمنام، ہم کنیت اور ہم نسبت راوی جو کہ حقیقت میں دو مختلف شخص ہیں کہیں ان دو کو ایک نہ تصور نہ کر لیا جائے۔

سوال نمبر 191:۔ مؤتلف و مختلف کی تعریف لکھیں؟

جواب:۔ مؤتلف و مختلف وہ رواۃ ہیں جن کے نام لکھنے میں تو ایک جیسے ہوں لیکن تلفظ میں مختلف ہوں جیسے عَقیل (بفتح العین و کسر القاف) اور عُقیل (بضم العین و

فتح القاف) ایسے رواۃ کو کتابت کے لحاظ سے موتلف یعنی متفق اور تلفظ کے لحاظ سے مختلف کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 192:۔ متشابہہ رواۃ کی تعریف کیا ہے؟

جواب:۔ متشابہہ وہ ہمنام راوی ہیں جن کی ولدیت تلفظ میں مختلف اور کتابت میں متفق ہو۔

سوال نمبر 193:۔ طبقات روایت کی تعریف اور اس کی معرفت کا فائدہ لکھیں؟

جواب:۔ طبقات کی تعریف: طبقہ کی جمع ہے جس کا معنی گروہ ہے، اصطلاح میں طبقہ سے مراد وہ خاص گروہ ہے جو عمر میں اور شیوخ کی ملاقات میں حدیث کو حاصل کرنے میں شریک ہو۔

طبقات رواۃ کی معرفت کا فائدہ: 1۔ دو مشتبہ ناموں میں امتیاز ہو جاتا ہے۔ 2۔ تدلیس کے ظہور پر اطلاع پانا ممکن ہو جاتا ہے۔ 3۔ یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اسناد معنعنہ میں اتصال ہے یا نہیں۔

سوال نمبر 194:۔ کیا صحابہ کرام کے طبقات ہیں؟

جواب:۔ کچھ محدثین نے صحابہ کرام نے تمام صحابہ کرام کو ایک ہی طبقہ میں شمار کیا ہے، اور کچھ محدثین نے شرف صحابیت کے ساتھ ساتھ کسی اور وصف کا بھی لحاظ کیا ہے مثلاً سبقت اسلامی، یا شمولیت غزوات، یا ہجرت! تو انہوں نے صحابہ کرام کو پانچ طبقات میں شمار کیا ہے، طبقات ابن سعد میں صحابہ کرام کے متعدد

Scanned with CamScanner

طبقات ذکر کئے گئے ہیں، اور ان کی یہ کتاب اپنے فن کی سب زیادہ جامع اور قابل اعتماد ہے۔

سوال نمبر 195:۔ تابعین کے طبقات بیان کریں؟

جواب:۔ صحابہ کرام کے طبقات کی طرح تابعین کے طبقات کا حال ہے کہ کچھ محدثین نے ان میں یہ اعتبار کیا کہ تمام تابعین نے صحابہ کرام کو دیکھا اور ان سے استفادہ کیا، پس انہوں نے تمام تابعین کو ایک ہی طبقہ میں شمار کر لیا، اور کچھ محدثین کرام نے تابعیت کے وصف کے ساتھ دیگر اوصاف کا بھی اعتبار کیا اسلئے انہوں نے تابعین کو متعدد طبقات میں تقسیم کر دیا، طبقات ابن سعد میں تابعین کے تین طبقات بیان کئے گئے ہیں، اور امام حاکم نیشاپوری نے تابعین کو پندرہ طبقات میں شمار کیا۔

سوال نمبر 196:۔ رواۃ کی تاریخ پیدائش اور وفات کے علم کی اہمیت بیان کریں؟

جواب:۔ ان چیزوں کے علم سے یہ بات معلوم ہو گی کہ کون سا راوی عمر میں بڑا ہے اور کون سا راوی چھوٹا ہے اور کون سا راوی مقدم ہے اور کون سا راوی متاخر ہے۔

سوال نمبر 197:۔ پیدائش ووفات کے علم کا فائدہ لکھیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کا فائدہ یہ ہے کہ جو شخص کسی صحابی یا تابعی سے ملاقات اور اخذ روایت کا دعویدار ہو تو اسکی تاریخ کے ذریعے معلوم ہو گا کہ اس کے دعوے کی حقیقت کیا ہے۔

سوال نمبر 198:۔ اوطان رواہ کے علم کا فائدہ لکھیں؟

جواب:۔ رواۃ کے وطنوں کی معرفت ہو کہ کون سا راوی کس علاقے کا باشندہ ہے اور کس کا تعلق کس شہر سے ہے۔ راویوں کے وطنوں کے علم کا فائدہ یہ ہے کہ کبھی کبھی دو راوی ہمنام ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان میں اشتباہ ہو جاتا ہے لیکن جب انہیں دو الگ شہروں یا علاقوں کی طرف منسوب کرتے ہیں تو ان میں واقع اشتباہ دور ہو جاتا ہے اور ان میں امتیاز آجاتا ہے۔

سوال نمبر 199:۔ احوال رواۃ کا علم کا فائدہ لکھیں؟

جواب:۔ راویوں کے احوال کا علم ہو کہ کون سا راوی عادل ہے اور کون سا غیر عادل ہے، اسی طرح یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ کون سا راوی ثقہ ہے یا کون سا راوی غیر ثقہ ہے؟ اور کون سا راوی مجہول ہے اور کون سا راوی غیر مجہول ہے؟

سوال نمبر 200:۔ احوال رواۃ کے علم کا فائدہ لکھیں؟

جواب:۔ احوال رواۃ کا علم کا فائدہ یہ ہے روایت پر صحیح یا سقم کا حکم لگایا جاسکے۔

یہ اس لئے اہم ہے کہ کبھی کبھی جرح بہت ہی خفیف اور ہلکی ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے اس راوی کی مرویات مردود نہیں ہو سکتیں اور کبھی جرح اس قدر شدید

Scanned with CamScanner

سخت ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے اس راوی کی مرویات پر بھی اثر پڑتا ہے لہذا جرح وتعدیل کے اسباب اور الفاظ جرح اور مراتب جرح کا علم انتہائی ضروری ہے

ح کے کل دس اسباب ہیں جن کا تفصیلی بیان پہلے ہو چکا ہے یہاں صرف یہ بیان کیا جائے گا کہ اصطلاحاً کون سا لفظ کون سے مرتبے پر دلالت کرتا ہے۔

سوال نمبر 201:۔ مراتب جرح اور انکی مختصر وضاحت کریں؟

جواب:۔ مراتب جرح تین ہیں: (۱) اشد۔ (۲) اضعف (۳) اوسط

1- جرح اشد یہ ہے کہ کوئی ماہر فن حدیث کسی راوی کے بارے میں ایسا لفظ بیان کرے جس میں مبالغہ ہو مثلاً اسم تفضیل کا صیغہ بیان کرے یا ایسا صیغہ بیان کرے جو اسم تفضیل کی طرح ہو۔

2- جرح اضعف یہ ہے کہ کوئی ماہر فن حدیث کسی راوی کے بارے میں بہت کمزور اور نرم الفاظ استعمال کرے۔

3۔ جرح اوسط یہ ہے کہ کوئی ماہر فن حدیث کسی راوی کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرے جس میں پہلے درجے کے الفاظ سے کم مبالغہ ہو۔

4۔ مراتب تعدیل کا جاننا بھی ضروری

سوال نمبر 202:۔ مراتب تعدیل کتنے ہیں، مختصراً لکھیں؟

جواب:۔ مراتب تعدیل بھی تین ہیں: (۱) اعلیٰ۔ (۲) اوسط۔ (۳) ادنیٰ۔

Scanned with CamScanner

1۔ تعدیل کا مرتبہ اعلیٰ یہ ہے کہ نقاد محدثین کسی راوی کی توثیق یا تعدیل کرتے ہوئے اسم تفضیل کا صیغہ استعمال کریں۔

2۔ تعدیل کا اوسط مرتبہ یہ ہے کہ نقاد محدثین کسی راوی کی توثیق و تعدیل میں دو صفتیں ذکر کر دیں، ایک ہی صفت کا تکرار کر دیں۔

3۔ تعدیل کا مرتبہ ادنیٰ یہ ہے کہ نقاد محدثین کسی راوی کی توثیق کرتے ہوئے اس کی کوئی ایسی صفت ذکر کریں جو جرح کے ادنی مرتبہ کے قریب ہو۔

سوال نمبر 203:۔ کیا تعدیل کیلئے تعداد شرط ہے؟

جواب:۔ صحیح ترین مذہب کے مطابق تزکیہ ایک شخص کا بھی معتبر ہے اس کے لئے تعداد اور کثرت ضروری نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ایک شخص اسباب تزکیہ سے خوب واقف ہو۔

بعض محدثین کہتے ہیں کہ اس تزکیہ کا اعتبار ہے جو کم از کم دو شخصوں سے صادر ہو یعنی وہ تعدد کے قائل ہیں۔

سوال نمبر 204:۔ تزکیہ اجتہاد کی صورت میں ہوتا ہے یا دوسرے سے نقل کی صورت میں تو تعدد کس صورت میں ضروری ہے؟

جواب:۔ علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر تزکیہ کا مدار تزکیہ کرنے والے کا اجتہاد ہو تو اس میں تعدد شرط نہیں اور اگر تزکیہ کا مدار کسی سے نقل پر

Scanned with CamScanner

ہے تو اس صورت میں بھی صحیح ترین قول کے مطابق تعدد ضروری نہیں، جیسا کہ پچھلے سوال میں مذہب صحیح عدم تعدد کو قرار دیا گیا۔

سوال نمبر 205:۔ جرح وتعدیل کس کی قبول کی جائے اور کس کی نہیں؟

جواب:۔ جو شخص عادل ہو اور اس کا حافظہ درست ہو تو اس کی جرح وتعدیل قابل قبول ہے، اور جو شخص جرح میں مبالغہ سے کام لیتا ہو اس کی جرح قابل قبول نہیں۔

سوال نمبر 206:۔ جرح وتعدیل کے سلسلے میں ایک عالم کی ذمہ داری کیا ہونی چاہیئے؟

جواب:۔ فن جرح وتعدیل میں بحث ومباحثہ کرنے والے عالم پر یہ لازم ہے کہ وہ سستی اور غفلت سے بچے، کیونکہ اگر اس کی سستی در غفلت کی وجہ سے اس نے بغیر دلیل کے کسی ضعیف راوی کی تعدیل وتوثیق کر دی تو گویا اس نے غیر ثابت حکم کو ثابت کر دیا تو ایسی صورت میں اس تعدیل کرنے والے کا حکم اس راوی والا ہو گا جو حدیث کو جھوٹ بھی تصور کرتا ہے لیکن اسے آگے روایت بھی کر دیتا ہے اور اگر اس نے سستی اور غفلت کی وجہ سے کسی ثقہ راوی کی جرح کر دی تو گویا اس نے اسے ہمیشہ کے لئے عیب دار کر دیا۔

سوال نمبر 207:۔ جرح میں غفلت کے کیا اسباب ہو سکتے ہیں؟

جواب:۔ خلاف واقعہ جرح کبھی نفسانی خواہشات کی وجہ سے کی جاتی ہے مثلاً حسد اور بغض وعناد کی وجہ سے کی جاتی ہے اور کبھی کسی اور غرض فاسد کی وجہ سے کی جاتی ہے مثلاً ذاتی دشمنی کی وجہ سے یا مسلکی اختلاف کی وجہ سے کی جاتی ہے، اور ایسا بہت ہوا ہے ور اب بھی ہو رہا ہے۔

سوال نمبر 208:۔ جرح مبہم اور جرح مفسر کیا ہیں؟

جواب:۔ جرح مبہم: اس جرح کو کہتے ہیں جس میں جرح کرنے والا سبب جرح کو ذکر نہ کرے۔

جرح مفسر: جرح مفسر وہ جرح ہے کہ جس میں جارح یعنی جرح کرنے والا سبب جرح بیان کرے۔

سوال نمبر 209:۔ تعدیل مبہم اور تعدیل مفسر کی وضاحت کریں؟

جواب:۔ تعدیل مبہم: تعدیل کرنے والا سبب تعدیل ذکر نہ کرے۔

تعدیل مفسر: تعدیل مفسر وہ تعدیل ہے کہ جس میں تعدیل کرنے والا سبب تعدیل ذکر کرے۔

سوال نمبر 210:۔ تعدیل مقدم ہو گی یا جرح بمع اختلاف لکھیں؟

جواب:۔ ایک جماعت نے اگرچہ بالعموم جرح و تعدیل پر مقدم سمجھا ہے، لیکن تحقیق یہ ہے کہ جرح مفسر تعدیل پر مقدم ہو گی، اور اگر جرح مبہم ہو تو پھر

Scanned with CamScanner

تعدیل جرح پر مقدم ہوگی، اسی طرح اگر تعدیل ہو ہی نہ صرف جرح ہو تو جرح کو قبول کیا جائیگا بشرطیکہ جرح مفسر ہو۔

اسم، کنیت اور لقب کا بیان

جواب:۔ **اسم کی تعریف:** اسم وہ لفظ ہوتا ہے جو ذات مسمی کے لئے بطور علامت کے وضع کیا گیا ہو جیسے زید ذات زید کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

کنیت کی تعریف: کنیت وہ لفظ ہے جو آباء واجداد کی طرف، یا بیٹے کی طرف یا ماں کی طرف منسوب کرنے سے حاصل ہو اور پھر وہ لفظ علامت ونشانی کا مقام پالے۔

لقب کی تعریف: لقب وہ لفظ ہوتا ہے جو کسی قابلیت وصلاحیت پر یا کسی منصب و مقام پر یا صنعت وحرفت پر دلالت کرے۔

اس فن کے طالب کیلئے چند ضروری چیزیں

ان چیزوں کو ذکر کیا جائیگا جن کا علم اس فن کے طالب کیلئے ضروری ہے۔

اسماء سے مشہور ہونے والے رواۃ کی کنیتوں کا علم: اس لئے راوی کسی روایت میں کنیت کے ساتھ مذکور ہو اور اس کو کوئی علیحدہ مستقل راوی نہ شمار کر لیا جائے۔

کنیتوں سے مشہور ہونے والے رواۃ کے اسماء کا علم کی اہمیت: یہ جاننا اس لئے ضروری ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کسی روایت میں ایسا راوی نام کے ساتھ مذکور ہو جائے تو کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ کوئی اور ہے۔

Scanned with CamScanner

رواۃ جن کی کنیتیں ہی ان کے نام ہے، ان کا علم: یہ بہت اہم امر ہے کہ یہ جانا جائے کہ جن رواۃ کا الگ سے کوئی نام ہی نہیں بلکہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے، **ایسے رواۃ کی دو قسمیں ہیں:** (۱) وہ رواۃ جن کی کنیت وہی ہے جو نام کے طور پر استعمال کی جاتی ہے اس کے علاوہ کوئی کنیت نہیں۔ مثلاً ابو بلال اشعری، ان کا نام اور کنیت یہی ہے۔ اور کوئی نام یا کنیت نہیں۔ (۲) وہ رواۃ جن ایک کنیت تو وہ ہے جو نام کے طور پر استعمال کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ بھی ایک کنیت ہے۔ مثلاً ابو بکر بن محمد بن حزم انصاری می ان کی ایک کنیت تو ابو بکر ہے اور دوسری کنیت ابو محمد ہے۔

رواۃ کی کنیتوں کے اختلاف کا علم کی اہمیت: کنیتوں کے اختلاف کو جانا جائے اور یہ اختلاف کنیت !رواۃ حدیث میں بہت زیادہ ہے۔ اور اس اختلاف کو جاننا اس لئے ضروری ہے تا کہ اگر کوئی ایسا راوی کسی سند میں مشہور کنیت کے علاوہ کسی دوسری کنیت کے ساتھ مذکور ہو تو اسے الگ کوئی راوی شمار نہ کر لیا جائے۔

کثیر الکنیت، کثیر الالقاب اور کثیر الصفات رواۃ کے علم کی ضرورت: ان رواۃ کو جانا جائے کہ جن کی کنیتیں بہت زیادہ ہیں یا جن کے القابات بہت زیادہ ہیں تا کہ کنیت ولقب کے بدلنے سے اسے الگ سے کوئی راوی شمار نہ کر لیا جائے

باپ کے نام جیسی کنیت رکھنے والے رواۃ کا علم: جس کی کنیت اس کے باپ کے نام کے موافق ہو اس کو جاننا بھی ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner

باپ کی کنیت جیسے نام رکھنے والے رواۃ کا علم: اس فن کے اہم امور میں سے یہ امر بھی ہے اس راوی کو جاننا جس کا نام اس کے باپ کی کنیت کے مطابق و موافق ہو۔

زوجہ کی کنیت کے موافق کنیت رکھنے والے رواۃ کا علم: اس راوی کو جاننا جس کی کنیت اس کی زوجہ کی کنیت کے مطابق و موافق ہو۔

والد اور استاذ کے نام میں موافقت رکھنے والے رواۃ کا علم: جس کے والد کا نام اور اس کے استاذ کا نام ایک ہو۔

والدہ کی طرف منسوب رواۃ کا علم: جسے کسی وجہ سے اس کی ماں کی طرف منسوب کر دیا گیا ہو۔

راوی اور دادے باپ اور پڑدادے کے ہمنام ہونے کا علم: جس کا اپنا نام اور باپ کا نام جوڑنے کی صورت میں آگے موافقت کے ساتھ چلے۔

راوی اور اس کے شیوخ کے ہمنام ہونے کا علم: جو کئی طبقات تک اساتذہ کا ہمنام ہو مثلاً ایک سند ایسے ہے کہ عمران عن عمران عن عمران ان تینوں میں سے پہلے عمران کو قیصر کہا جاتا ہے دوسرے عمران کی کنیت ابو رجاء عطاردی ہے اور تیسرے عمران صحابی رسول ہیں یعنی عمران بن حصین رہی ہے۔

لقب اور نسبت کے سبب کا علم بھی اس فن کے عالم کیلئے ضروری ہے:

Scanned with CamScanner

لقب کا سبب معلوم کرنا ہے، مثلا کسی راوی کا لقب قوی ہے تو کیوں ہے، کسی کا لقب ضال ہے تو کیوں ہے؟ کسی کا لقب ضعیف ہے کیوں ہے؟۔ اسی طرح جو نسبت خلاف ظاہر ہو اس کی حقیقت اور وجہ بھی معلوم کرنی ضروری ہے۔

موالی کا علم: لفظ مولیٰ ہر قسم کے مولی کو کہا جاتا ہے خواہ وہ اعلیٰ ہو یا اسفل ہو، خواہ غلامی کے لحاظ سے ہو یا حلف و معاہدہ کے اعتبار سے ہو خواہ مولی اسلام کے لحاظ سے ہو، الغرض مولی کا اطلاق ان تمام معانی پر بالعموم ہوتا ہے جس سے یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ فلاں کے ساتھ مولی کا لفظ کس معنی کے اعتبار سے ہے۔

سبب حدیث کو جاننا بھی اس فن کے اہم چیزوں میں سے ہے: وہ حدیث جس خاص موقع پر یا جس خاص شخص کے بارے میں ارشاد فرمائی گئی وہ خاص سبب کیا تھا یہ جاننا بہت اہم ہے۔

سوال نمبر 211:۔ اسمائے مجردہ کیا ہیں؟

جواب:۔ جن کے ساتھ کوئی لقب یا یا کوئی کنیت ذکر نہیں کی جاتی ایسے اسماء کو اسماء مجردہ کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 212:۔ اسماء منفردہ کی وضاحت کریں؟

جواب:۔ جن کا منفرد نام ہو اسناد حدیث میں کوئی ان کا ہمنام نہ ہو۔

مفرد و مجرد کنیت والے رواۃ کا علم، مفرد القاب والے رواۃ کا علم، اور راویوں کی

سوال نمبر 213:۔ القاب کی صور مختلفہ لکھیں؟

Scanned with CamScanner

جواب:۔ کبھی کسی اسم کو لقب کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

2۔ کبھی کسی کنیت کو لقب کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ابو تراب

3۔ کبھی کسی عیب کی وجہ سے یا صنعت و حرفت کی وجہ سے لقب پڑ جاتا ہے۔

سوال نمبر 216:۔ شیخ و شاگرد کیلئے چند آداب قلمبند کریں؟

جواب:۔ 1- شیخ و شاگرد دونوں و خالص نیت والے ہوں دنیاوی مفادات ان کے پیش نظر نہ ہوں۔

2۔ دونوں خوش خلق ہوں۔

3- راوی کی نیت اگرچہ فاسد ہو لیکن پھر بھی شیخ اسے حدیث بیان کرے کیونکہ حدیث کی برکت سے اس کی نیت فاسد زائل ہو جائیگی۔

4- طہارت اور وقار کے ساتھ حدیث روایت کرے۔

5۔ محفوظ احادیث کا ہمیشہ تکرار اکرے۔

سوال نمبر 218:۔ مجلس حدیث میں لائے ہوئے بچوں کے سماع کا حکم لکھیں؟

جواب:۔ مجلس حدیث میں حاضر ہونے کے لئے عمر کی قید نہیں۔

سوال نمبر 219:۔ کافر اور فاسق کے طلب حدیث کا حکم بیان کریں؟

اگر کافر نے حالت کفر میں کوئی حدیث محفوظ کر لی پھر جب مسلمان ہوا تو اسے آگے بیان کیا تو اس کا یہ عمل درست ہے اور اس کی روایت قابل اعتبار ہے، اسی طرح اگر کسی فاسق نے حالت فسق میں کوئی حدیث سنی اور اسے محفوظ کر لیا اور

Scanned with CamScanner

توبہ کرنے اور عدالت ثابت ہو جانے کے بعد اسے بیان کیا تو اس کا بیان کرنا بھی قابل اعتبار ہو گا۔

سوال نمبر 222:۔ سماع حدیث اور اسماع حدیث کا طریقہ لکھیں؟

سماع کا طریقہ: حدیث کو سنتے ہوئے ہر ایسے فعل اور عمل سے گریز کرنا چاہیے جو مخل سماع ہو مثلا باتوں میں مشغول ہو جانا، یا سو جانا وغیرہ۔

اسماع حدیث کا طریقہ:

اسماع حدیث یعنی دوسرے کو حدیث سنانے کا طریقہ ہے، شیخ اپنے اصل نسخہ سے حدیث سنائے جس میں اس نے اپنے شیخ سے سنا ہے یا شیخ اصل نسخہ کی فرع سے حدیث سنائے جس کا اصل سے تقابل کیا گیا ہے، اگر یہ متعذر ہو تو پھر شیخ سے روایت کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔

تمت بالخیر

28 جمادی الاخری 1444ھ / 22 جنوری 2023

Scanned with CamScanner

والضحیٰ پبلی کیشنز

مدینہ ٹاؤن فیصل آباد/ داتا دربار مارکیٹ لاہور

Cell:0300-7259263، 0315-4959263

Scanned with CamScanner